

تقریبی:

مخفف سعادت حسن صنو ۶ ۱۹۱۴ تا ۱۹۰۵ لہستان میں سا
بیوئے۔ ان کے والد ایل تعلیمیات شعبہ تھے اور ان
سرکاری عمرہ بر فائز تھے۔ صنو نے تعلیمی لحاظ سے بہت
کامیابی نہ حاصل کی۔ اور FA میں فیل ہونے کے بعد تعلیمی
و تربیتی سے ان کی طبقت احتیاط ہو گئی۔ لیکن ذاتی
مطالعہ حاری رہے۔ رہا "لیونہ بخشن صبو سے بھی کتابیں
پڑھنے کی بہت شوق تھا۔

صنو نے فلمی خروں کے کام لکھے۔ انہوں نے بہت سے ترجیب
کی۔ روپی انسان کے محفوظ سے ایک کتاب بھی شائع کی۔
آئکر واٹر "دیرا" کا ترجمہ کیا۔ دلی ریڈیو پر ملازمت
کی۔ بھین فلمی صفت سے بھی وابستہ رہے۔ قیام پاکستان
کے بعد ۶ ۱۹۴۸ میں صنو پاکستان آئی۔ صنو کے جو افساقوں پر
مقدمہ بھی چلے۔ ۶ ۱۹۵۵ میں لاپور میں ان کا انتقال ہوئا۔

طرز قریبی: ۲

صنو نے اپنی حکومتی زندگی میں مختصر ہی زندگی میں ہے سارے
انسانی لکھتے۔ اردو انسانہ نگاری میں صنو کا انہوں نہیں
کے مندرجہ رہا جس کی مثال ماننی ہے بیوی نظر آتی۔ حقیقت
نگاری کے ساتھ ساتھ ان کے اسلوب کا ایک خاص یہ مدرس
ہے۔ وہ دنیا کو جس طرح دیکھتے اسی طرح پیش کروتے۔

Date:

وہ زندگی بھی بِصُورتِ خوب صورت سے میٹھنے سے گزینہ مرتے۔
ایسے افسانوں کا تعارفِ سراتے نبوث خود لکھتے ہیں،

"اگر آپ ان افسانوں کو برداشت نہیں کر سکتے تو اس کا عطا
بھی کہ زمانہ ناقابل برداشت ہے۔ مگر میں جو بڑے ہے وہ برائیاں
میں وہ اس عمر کی برائیاں ہیں۔"

منڈو نے دنیا کو جس نظر سے دیکھا اس کی مثال اردو افسانے
میں ہے مروود نہ ہے۔ ان کے نام سے ساقہ حنسی عربی اور
vulgarity بے راہ روی کو منسوب کیا جاتا ہے۔
راستے سے ہٹک جانا۔

اور یہ حقیقت بھی ہے کہ ان کے زمانہ تر افسانوں میں اس کا امہار
بھی ملتا ہے لیکن منڈو جیسے غلام فنکار تو صرف ایسے موہنوجوں تک
حدود کر سکتے ہیں۔ منڈو دراصل سیاسی اور انقلابی
نفری کے حامی ہے۔ اور انہوں نے این انسانہ بکاری کا آغاز
بھی سیاسی افسانے سے بیٹھ لیا۔

سب سعید

انسانہ کوہ شک نہ صندوکاں شارکار ہے جو بِریغز کی تقدیم کے دوسرے
سلطان بھر لکھا گا۔ منڈو نے اس انسانہ میں علامتی انداز تک پیر رکھتے
ہوئے ایک باقل خانہ کی منظرشی کی تھی جس میں یالماؤں کی
حرطات و کیفیات کے ذریعے مخفف نے اس دور کی عوام کے جذبات
و احیاث کو بہت خوب صورت طنز دمڑاچ کے ساتھ تحریر کیا ہے۔

Date:

بِرْفِرِیٹر کی عوام سے درصہان جو نفرت، تھب اور دشمنی کا بیع
بویا گیا تھا اس نے پوری علاقت کے بیوں کو ذمیں لے رکھا تھا۔
درachiں سے انٹریزون کی ایسی سیاسی حال تھی جو انہوں نے اپنی
حکومت سے خاتمہ پر استقامت کے طور پر چلی ہے لیونلہ اس وقت بِرِفِرِیٹر
عوام کا نفرہ انٹریزون کے خلاف تھا۔ وہ حکمرانی غیر ملکی حکمران سے
خلاف متھر یلوکر جلد سے جلد اُن کے تھریا اقتدار کا خاتمه کرنا
چاہئے تھے۔ لہذا انٹریزور حالتِ حادثہ سیاست کی ایک ایسی صفتی حال
چل گئی جس نے علاقہ میں آج تک الہمنان اور سکون کی فضائی قائم
نہ بخوبی دی۔ اسی لہ بِرِفِرِیٹر میں آج تک مذہبی، سیاسی، سماں
اور علاقائی بنیاد پر فنادقات بیوتات ریتیں۔ برسوں میں کافی نفرت
کا بویا ہوا۔ یہ ایسے اینٹریزون کے تناول میتو + درفت کی شکل اختیار کر گیا
لے جس میں نفرت اور تھب کا بیع کے بھیل آتے ہیں۔
مشقِ حیثیتِ ذمیں اور حسادیں دماغ میں انسان نے اسی وقت
محروس کر دی تھیں جب بِرِفِرِیٹر کی تیوریا تھا۔ لہذا اس افسانہ
میں بالکل ہم کی کسانی کے ذریعہ دہ ہے بتانا ہائیتے ہیں کہ تمام دنیا میں
الملوک کی حکمرانی ہیں۔ اور جب بالکل ہم دنیا کا نظام بالکل ہم کے ہاتھ
میں آجائے تو اس کا نتیجہ انسانیت کے حق میں بیشتر نہیں ہوتا
لیونلہ اسے حالاتِ عوام کو صرف تباہی کے دناء کے پر تھا۔
اس وقت حکومت کے خلاف قلم اٹھانے کی تہذیب اجیل بھی بیوں کی
اس سے علاوہ طرزِ بِرِفِرِیٹر اقتدار برائے بالکل ہم کی کسانی کے
سچے

Date:

ذریعہ عوام کی اپنا بنا جنمیں اور ملکہ سزا سے بچنے کے -

"وہ بیج کبھی تو آتے گا" Date:

• رہاست سے بھرپور

• کافی خوبیں : ظلم و ستم کا دور

• سماں : سمندر

• امیر : انسان ← فلک، عرش

• جگ : لبری

• وہ روشن، حوشگوار بیع کبھی تو اپنی جس کے لئے دریوں سے
مردوں کی طرح بھی رہے ہیں -

• اہمترت : مہماں

• انسان جان بیمتوں کی کوئی قیمت نہیں

• بھوٹے سلوں : دولت، انسان کی عزت اس کے سیڑیں
سوگی -

• عورت کی عزت کو نہ بیعا جائے گا -

• اس کی محنت کو عورت دی جائیگی -

• اس نظم میں امیر کو احصار کیا گیا ہے -

• اداردداری - قلبنا

• ڈھوند نہ پہانکہ : قات فاقہ ترنا

• حتاہوں - وہ چندے حیان ہندو لو جلا جانا ہے -

• نزک - جہنم

• سورج - جنت

Date:

optimism

صریحی خیال:

۳۳ قبض کیوں تو آئی؟ سامر لدھانوی اُس ایسی رہائی سے پھر لدر نظر ہے جس میں سامر نے ایک برتین معاشرے کی تغیری کسی کرتے ہوئے آئے وادی خوشوار دروڑ کی امیر دلانی ہے۔ سامر ترقی پسز تحریک کر حامیوں کے میں سے ہے اور اس کی صورت شامل عام شرکتوں شرعاً کی طرح اپنے نہ ہی اپنے مقصد کو سادھے رہوئے یہوئے شعائری۔ ترقی پسز تحریک کا مطلب مفہوم اور استعمال زدہ عوام کا اُن تے سنا بندی حقوق پر ایام ترنا، اپنی ان کی صلاحیتوں کا احساس دلاتے ہوئے صائل کو حل ترنے کی بیت دلانا، اور اُن کے اندر زبرگی کا روشن بلو احابِ ترنا کتا۔ ایسا سامری اس نظم کا صریحی خیال ہے۔ سامر دنیا کے عام ظلم و مسکھاتے استعمال سے بیان کی امیر دلائر آئے وادی خوشوار مستقبل کی امیر دلائر میں وہ مایوسی کاشکار اور غیر لقینی مستقبل تور میں گرفتار عوام کو یہ تباہی پس نہ اتر جم اپنی صلاحیتوں کو بیٹر مستقبل کے سے استعمال کرو تو وہ وقت دور نہیں نہ جب تمام انسانوں کے حقوق کیاں ہوں گے کونسی پر ظلم ہیں کرے گا، اور ایک فوب سورہ دروڑ کا آغاز ہو گا۔

تشریح Date:

دوالہ نظم وہ قبیلہ تو آئیں میں سامنے ایک زوال بزرگ معاشرے
کی تصویر کرتے ہوئے ہے فوش فری سنائی ہے نہ بنت ھلر
ان عالم دکھون کا حادثہ سو جائیں گا۔

نظم کے پیسے بزرگ میں سامنے کا آئتا ہے نہ ایک دن اسا
ضرور آئیں گا نہ جب صدیوں سے دھاماہانے والا ظلم و مسم اپنے
اختتام تو پہنچے گا۔ دکھون کے بادل چھٹ حادثہ اور
زمین جو صدیوں سے مظلوم انسانوں کے رہوں میں ستریک ہے،
وہ بھی فوٹی ترے گیت گاز لے کی۔ آسمان سے خوشی اور
خوشیان برسا برسیں گی اور سہنر بھی خوشیان اپنے گھر گے۔
حاروں طرف خوشی اور امن و خدا مان کا دُور دُورا سو گا۔
غرض یہ نہ انسان پر طرح سے ملکہ یو گا۔ ایک ایسی قبیع
ھلر پی نمودار ہو گی۔

۲ بند: نلم کے دوسرے حصہ میں شاعر استعمال زده معاشرے کی ایک اور
کیفیت پڑھ بیان کرتا ہے نہ جس فوٹو، صفتی کی اصر میں سم
آئے دن ایک نہیں ظلم تو برداشت کرتے ہیں اور زندگی کی تلخ
حصیقت سماشیوں کا سامنا کرتے ہیں۔ روز مرتے اور جیتے ہیں
صرف اسی احمد پر کہ ایک دن اللہ انہیں سے اور بھور
بندوں پر فرور رام کرتے گا اور ایک دوسرے اسرا صفر اور
گا جب انسان تو عالم پرینا ہوں سے بھات ملے گی۔

Date:

۳۔ نظم کے اس تحریری حصہ میں ابھی عام انسانوں سے مخالف
ہے اس نے بیچ دیا ہے ہماری اور قریب عوام کی فوایشات کی
آجھی کوئی قدر و قیمت نہیں اور یہم جیسے عام انسانوں کی
حشیت مٹی سے بھی کم تر ہے۔ لیکن یہیں امیر ہے کہ وہ وقت
قریب ہے کہ جب انسانوں کو دولت کی بناء پر نہیں بلکہ
ان کی صلادیت اور قابلیت کی صادقہ ہے عزت کی حادث
گیم اور ان کے بیڑ کو سراپا ہائیکا۔ یعنی عام انسان
صاف حقوق حاصل کرنے میں کامیاب ہوں گے۔

لکھائیماں

الذانی

۴۔ نظم کے اس بند میں شاعر معاشرے سے سے زیادہ اس
اور استعمال زدہ طبیت یعنی عوالم عورت کی طرف اشارہ کر رہے
ہیں رہتا ہے۔ شاعر کا لینا ہے کہ وہ وقت دور نہیں ہے عورت
کو معاشرے میں عزت اور اعلیٰ مقام دریا حاصل ہے ہائیکا اور
جنز بیسون ہے عوض اس کو کا نیلام نہیں ہوگا۔ عورت
جو وفاداری، محبت اور ایثار کا عنوان ہے اس کی محبت کو
بیرون نہیں کر رہیں گا بلکہ اس کی محبت اور
حیات کا اصرار یا حیات کا اور اس کے ساقی پر سلوک کرنے
 والا خود اپنی مریضہ پر سرمند ہوں گے۔ ایک ایسا وقت مزور
آج گا۔

Date:

۵. نظم کے اس حقہ میں معاشرے کے ایک اور بڑا پروپرٹی دل رہے ہیں کہ اس انسانی معاشرے کا سب سے بڑا عامل بھوک اور بے روزگاری ہے جس کی وجہ سے عام برائیوں میں لیتی ہیں اور شاہر کا بھائی ہے جو بھوک دوست کی غیر مساوی تقسیم کی وجہ سے بیرونی ہے۔ اس لئے اُن معاشرے میں دولت کو مساوی طور پر بائیا ہاں تو بھوک اور بے کاری کا خامہ یقینی ہے۔ اُن دن اساضرور آئے گا جس دوست بڑے افراد کا قبضہ نہیں رہتا اور اُنکے اسی دنیا کی بناد رکھی جائے گی جس میں جارون طرف موسیاتی اور فویلان ہیں خوشیاں نظر آئیں۔

۶. نظم کے اس بندھیں شاہر بزرگوں اور بھوکوں کا ذمہ رکھے ہیں کہ بزرگ جو معاشرے کا عزت دار طبقہ کہلاتا ہے اور بھے جو نرم و نازک بودھوں کے ماننے ہیں وہ بھی محنت و مصائب کرنے پر مجبور ہیں اور بزرگ بڑھاپے میں ہی سڑھنے پر بھل مائل اُنکے بھی + اپنے بیٹے کی آگ کھما رہے ہیں۔ اُن کو تو نہ اپنے حاضر دفعہ کر دیں اُواز اٹھاتا ہے تو اسے ہوتا ہے بھاث آثار دیا جاتا ہے۔ لیکن وہ دن دور سن جب پر انسان کو اس کا حق دیا جائیگا۔ عورت ہمیں اور ہمیں ایسا ہو شکن بھوک کی زندگی تھرا رہے گا۔ ایک ایسی نسبت جلد ہی نمودار ہو گی۔

Date:

7) نعم کے تصریحیں میں شاعر کا انداز رہائش سے بھر جائے۔
کہ ایک ایسا وقت ضرور آئیگا کہ میں انسان بھوک اور فاقتوں
کی وجہ سے فودکشی کرنے پر محصور نہ ہوں گے۔ فریبین کی
خواست بوری ہوئی اور دنیا بوجنم و بسیری وجہ سے
روزخ کی وجہ سے سے دتر نظر آتی ہے وہ یقیناً + امداد حست کا
خونہ بن جائیگی۔ ایک ایسی روشن لمحہ قدر سے مطلع ہوئی
جس میں دننا میں امن و امان ہو گا اور انسان خوشحال ہو گا۔
”وہ صبح کبھی تو آئیں“

کبھی کبھی - سامر لدھاگوی

Date:

رومانوی نظم

شاداب: فوشحال، تروتازہ، فوشلوار

شاہر کئے میں نہ اے محبوب اُگر تیرے منگ میری زندگی مگر میں فوشحال زندگی گزرتی۔

تیری: انہرا، تاریکی، سایمی

زست: حات، زندگی، جتوں

مقدار: تقریر، قسم، نقیب

ساعاون: مرن

نظری ساعاون: محبوس کی محبت بھری نظریت

زندگی میں جو انہرا جھاؤتا ہے، بو عالم کے بادل جھٹ کر دینے وہ محبوب کے آئے ہے روشن ہو جائی ہے۔

السم: دلو، نغم، رنج

بیگانہ: بے نیاز ہے بے برو

جمال: حسن

رعناشوں: جلشت

ترا حسن مجھے دیتا میں کچھ دلکش کی مہلت میں نہ دیتا۔

گداز: نرم و ملام

تلخیاں: پریشانیاں

جب زمانت کی پریشانیاں مجھ تھریں یا تو تیرے یوسوں سے نکل طلنگاں میٹھی میٹھی باہن میرا دل بیلا ہیں۔

محبوب برلن

Date:

زندگی کے تمام کھدک سر جسخ نہیں ہے بلکہ یعنی عام بریشاں ایں۔
ایک ساتھ خودار سوگس سن۔ ایک ساچہ چلہ کیا۔

اس وقت وقت میں تیرتے سن جی کر ہلکا ہم اپنی زندگی
سر کرتا۔

مجھے عام دھنوں کے لئے تیرے وجود کانی تھا۔
اس کی آرزو
زان تیس بندوں میں محبوب کے وسائل سے ہے۔ آرزو
لیگن رائے احمد تین بزرگوں میں شاعر اپنی زندگی کا عالم
تاریخیں جب محبوب اپنیں نہ مل سکا۔

اب شاعر تو اس کی جستجو ہے نہیں ہے۔
اس کا سامرا نہ ملا تو اب کسی کا سامرا نہیں ہاتھ پر ہے۔
اگان راہ و ترار ہے اگنانے راستے جن کی کوئی متنزل نہیں ہے۔
وہ نہ ملی تو اب لٹا ہے کہ زندگی کے عام دھنوں شاعر کی
بھروسی میں اللہ ہیں۔

سمت: طرف رخہ جانب
اسا لٹا ہے کہ موت نے خوفناک سادھے مرے قرب آرہے ہیں۔
خوارزار: کائنات کائنڈار راستے
زندگی کائنوں سے بھرا راستہ پوچشی ہے جیسیں میں سما ہے کہ
محنت کے خوفناک سادھے مرے کیسے کر رہے ہیں۔
شاعر اس نقشیاتی گیفت فیض میں ہیں۔

Date: _____

- حادہ : راستہ
- نسرا غ : نشانِ ثبوت
- مکھے دورِ دور تک کوئی روشنی امیر نظر نہ آ رہی ہے ۔
- خلا م فضائیں میں
- فضا میں میرے میں یونہی کھو چاہیں گا ۔
- یہم نفس : دوست
- نظم ہے کہ دوسرا حصہ میں فراغ کی سعیت ہے ۔
- "بندے حصہ میں وصال کی" ۔

صرکنڑی فیال :

لکھ لکھ کیجی ساحرِ لدھالوی کی وہ صہیور نظم ہے
میں سایر نے انسانی قدرت اور نعمیات کے ایک ہلو پر روشی
ڈائی ہے کہ جب انسان اپنے دل کی خواشان (یونہی) نہیں
کرنا چاہتا تو وہ کچھ سیفیات سے دوچار سوتا ہے ۔ سایر
کرتا ہے
لکھ لکھ کے بینت سے متفوہ بناتا ہے میرے لفڑی
تھیں وہ دو سوچے وہ یورا یو جائے اور دو ہاتے اسے
مل بھی جائے ۔ زنگی کی سماں بہت تلنے اور فتوؤں
بت بھتتی ہیں ۔ اور انسان کی قدرت یہ ہے کہ وہ اسے
آپ کو پر سختی اور تلنے سے اپنے آپ کو بچاتا ہے ۔ ایک
میری صیغہ

Date: _____

اور ایم سات تو اس نظم میں نظر آئی ہے وہ ہے نہ انسان کو
لئی قیز شے ذمہ بنے ہے مایوس ہو جاتا ہے تو رفتہ رفتہ ای
خاصیت کرنے کا قہتا ہے دل سے حادی زندگی ہے اور یہ صورتیں
اس کی نسبت پر ایک ایسا گمرا ن نقش صورتی ہے نہ وہ
زندگی سے مایوسن سوچ کر موت کی تھنا صن بے تحفی کی
زندگی گزارتا ہے۔

حوالہ :

نظم نہیں ہی سارے مصالوں کی وہ مشہور نظم ہے جس میں سب سے
غم دوران اور غم حنان کی بیترین آصیزش ہے نظر آری
ہے۔ نظم سروشنافی فلم بھی کیوں گانے کے طور پر بیش
کی جائے ہے۔ اس نظم میں بھی عمومی طور پر اداسی،
مایوسی اور بزاری کی کیفیت نظر آتی ہے۔
نشیع: نظم کے پیدا نہیں ہے میں شاعر محبوب کے وصال کی تھا
کرتا ہے لہو اور اس کی قربت میں گزارے گئے خوشصورت
دلخواہ کو یاد کرتے ہوئے اس سات کا اعتراف کرتا ہے کہ
محبوب سے اس کا تعلق اور سایر اب یہیں سکھا گئے
خست ہوئیا ہے میں پھر بھی ساختی کے حسین سمات کا خیال
آلتا ہے تو دل سے افشار ہے آواز آئی ہے کہ کاش
مری ہام زندگی محبوب کی قربت اور ہجت
میں بس رہوں - اس کے حسن و چال میں لہو اور میں

Date:

دنیا کی تمام بُریشانیوں تو بھول ہاتا۔ محبوب کی محنت گزرا ہے
نظر میں مری سیاہ قسمت کو روشن کر دیکے۔ اس کی غمیچی
مشقی بائیں مری دلھوں کا علاوا بن ہاتی اور جب زمانہ
کی تلخیاں اور فنروریں مجھے تیر لئیں تو اُس دفعت محبوب
کی گھنی زلفیں مرے لئے سایہ بن ہاتی ہے اور میں دنیا ہیں
سے نیاز یوں اُس کے حسن سے لطف انزوڑ یوتا۔

نظم کے دوسرے حصہ میں شاعرِ مااضی کی حصنِ رادون سے
نکل کر حالِ من بُریشانیوں میں قدم رکھتا ہے۔ اور اس حصہ کی
کا اعتراف بھی بتتا ہے کہ دنیا میں بہمیشہ ایسا نہیں ہوتا کہ
انسان جو ہائے اسے مل ہائے اور جو تُستَحِی وہ یورا بھی ہو ہام
ہزا مرے سماں بھی اسے بھی ہوا۔ عربیِ عام فحاشت چلتا ہوا
یتوگیں۔ محبوب سے فراق کے بعد اب یہ عام ہے کہ نہ تو اُسکے
کا غم ہاتھ ہے اور نہ یہی تلاشِ جمعجوں بلکہ اب تو زبردی
کو کسی سارے تھی فنرورت بھی محسوس نہیں یہوتی۔ اس اذنا ہے
کہ دنیا کے تمام غم مرے حصہ میں آئندے ہیں۔ میں اپنی صریل کے
یہ سعیت ہنگا ہوا ایک ایسا عسائز ہوں جس کے سامنے نہ
تو کوئی راستہ ہے اور نہ یہی فنزل کا نام و نشان۔ مری زبردی
کے راستے میں کانٹے ہی کانٹے ہی نظر آتے ہیں اور اسے جو میرا
ہوتا ہے جلدی موت ہر دم میرا بسجھا کر دی ہے۔ مری زبردی
میں ایک ہائی پین اور ادھوری ہیں کا احمدیاں مسلسل
غاریب اگر دش میں رہتا ہے۔ اے مرے دوست، یہ سب ہائی پین

Date:

"بھی بھی تری محبت اور ترا خیال ہاں اہنا ہے۔
بھی بھی صریح دل میں خیال آتا ہے۔"

۱۸ ستمبر

Date:

"نثارہ درمیان میں ہے"

قرۃ العین حیرر ۱۹۲۶ء میں علیگڑھ میں برا یعنی - ان کے والدین سید حیرر یلدرم اور والدہ نزیر حیرر اردو کے نامور لاریب تھے۔ انہوں نے اسٹرالیا تعلیم للعفو سے کالفنٹ اسکول سے حاصل کرے ہی ویں سے انگریزی میں MA نفیس نیشنل کے بعد وہ پاستان آئش اور برائی میں وزارت اطلاعات و ستریلن میں صلازم ہو گیا۔ اس کے بعد کچھ عرصہ لہر میں بھی بالسان سفارت خانے میں خدمات انجام دیں۔ اور کچھ وجہات کی بناء پر وہ عز ۱۷۵ کی دنیا میں دوبارہ واپس بیرونی سان چل گئی۔ قرۃ العین نے ۱۳ سال کی عمر میں اپنی سب سے پہلی کتابی لکھی جو بخوبی کے رسماں یعنی میں شائع ہوئی۔ انہوں نے یہ سمار افسانے، مفہومیں، سترنامے، سوانح حیات، تراجم اور ناول تحریر کیے۔ انہیں اپنے مشہور ناول "اگ کا دریا" کی وجہ سے سین القرامی شہرت حاصل ہوئی۔ انہوں نے اپنی کڑیوں میں بیرونی تاریخ اور حاضر میں لفظوں کی زبانی پر بیرونی تہذیب کو اپنا موقوفہ بنایا۔

Date:

افسانے کی کہانی، ایک دولت خواہ عورت کی ناگاہ محبت فی داشان میں ہونے کے ساتھ اُنکے دولت منز عورت کی بے جس نے ایک قابلہ میں انتحیسیر جو تلاش معاشر میں سرگردان تھا جو ماں طور پر اپنا غیر قشودہ ہی تھا۔ اس کو اپنے مال میں ہمہ اپنے اپنا گھر اپنے تو آتا دکھریا لیں حذیاتی طور پر نہ سرف اس شرکا طریقے کو مر ماد کسا بلکہ انسانی زندگی کے خاتمه کا بھی باعث بنی۔ دو صنفیں ہیں اس افسانے میں ایک عام سی کہانی کو اس طرح لیکن کہا جائے کہ جس کو تیرہ سر انسان منادر یوٹ بیغرا کا بیس رہتا اور اس بات کا احساس ہو جوتا ہے نہ اس کی انسانی احسان اور حزیبات یہ درمیان محمد ریاض اور علٹ خیمار یا لٹھ حائل یہو سر کہانی نے انجام کو کہانی سے بے کہانی بے کہانی دیتی ہے۔

کہانی یہ ہے کہو فورسیر عالم اپنی سمجھتی ہے اور یوٹ محبت کو حاصل کر لئے اُنہوں کا تعلق کسی اعلیٰ طبقہ باہر اپنے سی سفارش کے بغیر اچھی ملازمت مل جاتی۔ پس مذکورہ محتسب محتسب کی تلاش میں وہ اپنی محبت سے اس قدر دور ہو گئی کہ وہ اس آنا محتسب یہو تھا۔ افسانہ تھا کہ اس بات کا ہی اندازہ ہوتا ہے کہ اپنے نے دولت یوں یا ہر اپنا میعاد ریزی ملنے کرنے کے بعد کسی سے ہے وفاٹ نہیں کی۔ بلکہ دولت نے ان کو اپنا غرض پوزی کرنے کے لئے دھوکہ میں رکھ کر اپنا

Date:

مغلب ماضی سریا - بروجا در سور جو کیاں کامنی کمردار
میں محبت میں ناکام ہونے پر اپنی بائی دعے دتی ہے۔ لیکن
تم اسے ہی رے وفا نہیں کہا تھا کیونکہ فورشیر عالم کے مارے منے اس
سے ہی خلطاں سے خاتم ہے کہ اسے ہی دھوکہ میں رکھا۔ اس
طرح دونوں ہی حالات کا شکار پوٹر ہائے کے تاؤ سور انہیں
دوسرے سے دور ہو گئے۔

معنی نے اس کیاں کے احاظ کو اس خوبصورتی سے بیش
کا ہے کہ افسانہ افسانہ پڑھنے کے بعد قاری کی عالم سہروردی
خوارشہ عالم اور بروجا کے ساتھ میوہاتی ہے ملہ اور
محبت کی کس روحتی سے مر دل میں محبتوں کی حواسی
ہے۔ لیکن یہ محبت کی علمت اس وقت احاسر ہوتی ہے جب
قاری کو یہ معلوم ہوتی ہے کہ محبوب کے ہم میں روروٹر
جان دینے والی بروجا اپنی آنکھیں کسی ناپینا کو نظر
کر دیتی ہے تاکہ مرنے کے بعد اس کی ترسی پر یہوں کلاس اتنے
محبوں کو تلاش کرتی ہوں اور اسی سی ہوا۔ بروجا کے
رخت ہونے کے فوراً بعد اس کی آنکھوں کو محبوب کا دربار
ہوواتا ہے۔ یہی اس دردناک کیانی کا خوبصورت احاظ
ہے۔

خاندہ کا طالب تھا یوں جن جن کھایو ہاس
دو نیار ملت کھایو جیسیں بیا صلی کی اس یوں

فیض احمد فیض Date: 6 Oct '16.

فیض احمد فیض 1911ء سالوں میں سارے بڑے جنگیں نہ بین القوای شہرت حاصل کی۔ وسیع صشِ اسلوں میں اکلی رہے میں میری بھتی بس کا۔ اور پھر گورنمنٹ کامیاب لائپر ہے بجٹے ہی اسے اور ہم عرب میں ایم آیا۔ اس سے بعد فیض نہ افترس کامیاب میں استاد مقرر ہوئے۔ دوسری جنگ عظیم میں حصہ ہوا اور جنگ کے خاتمه کے بعد فوج سے اس سوچے۔

1951 میں راولپنڈی سارش کیس میں مرقتار ہوئے اور 1958 میں دوبارہ مرقتار ہوئے۔ فیض کافی عرصے تک کامیاب کے پرنسپل ہوئے ہے۔ مالتان ڈائیٹریٹ کے علاوہ بین سارے اخبارات اور رسائل کے مدیر ہے۔ 1962 میں فیض کو مشہور روسی اوارڈ لینے کے نام بر ملا۔ اور فیض نے حلازوطنی کی زندگی ہے۔ وہ میں میں ہی تزاری۔ فیض ان جنر ٹاؤن لس شعر اور میں میں ہی نہیں ہی نہیں اور سن القوای شہرت حاصل ہوئی۔ فیض نے اس دفتر میں آنکھوں کی یقینی جن دنبا میں تاریخی و سماجی اور معاشرتی تبلیغ روما تھے۔ تھے۔ تھے۔ مرفوتار میں ہی تھی اسے خریل و بود میں اتنی اور نسبت اور تبلیغ میں اس کریں ہے زبردست حاصل ہوں میں سے تھے۔ نہیں کہ شعری مجموعہ درج ذیل ہے۔
۱. دست تہنیک
۲. دست حما

۳. زندگانی نہیں نام

Date:

حکومیت شاہزادہ

۱) رحمتی پسندی:

فیض کی ۶۰ سالی میں ترقی سے ٹارنٹ خانہ سے مظلوم کی
حیات کرنا اور استھان کھانا سے نمرت سڑان کی شاہزادی
کا "بینا دی جزو" ہے۔ فیض سر احمد زیری میں تسلیم کے قائل سے
اور وہ ازدواج اور حروج کے ذریعے زیری مکو بہتر بنانے کے
خواہشمند تھے۔

* "بُلَدِ بَبِ سِيْ آزَادِ تِرِي"

۲) رحمائی پسندی:

فیض کی شاہزادی میں زیری کے روشن میو نظر آتے ہیں۔
حالات خوبی کے سرے یوں نہ ہوں وہ نہت اور ہو سکتا
ہے بارہ۔ اور اچھے وقت کی اصریر زیری کے حنگزاری کے کد
قابل ہیں۔ فیض کے خیال ہیں ٹلمی ساد رات کے بعد
امن کی صبح روشن ضرور نہدار ہوتی ہے۔ اس شہنشہ مارشل لاد
کے ساد دور میں ہی ان کی رحمائی پسندی قائم ہیں۔

"عَمَّ خَرَّاجَ وَجَّهَ بِرِسْبَةِ طَالِعِ رَقِيْتَ تَوْكِرَا
يَهْ جَارِ حَدَنَ کَيْ خَرَّاجَ تَوْكِرَا تَاتِ نِسْ

Date:

۳) رومانیت و ساست : فیض کی شاعری میں رومانیت و ساست کا خوبصورت امتزاج ہے۔ ان کی شاعری تو پڑھ کر عام انسان ہے سمجھتا ہے وہ محبوب سے مخالف ہے۔ لیکن دراصل وطن اور اپل وطن اُن کے محبوب ہیں۔ اور اپنی شاعری میں وہ آزادی اور محبوریت کا ذکر کرتے ہیں۔

عَنْ يَوْمِ رُوزِ الْمَرْيَ جَانِ قَطْ حَذَرْ بِيْ رُوزِ -

۴) تحریات کے علس : فیض کی پوری شاعری اُن کے ذاتی تحریات کا علس ہے۔ انہوں نے قیر کی مشکلات اور قیر کی تنہائی بھی کاٹی۔ جیلو خدا من ان کو سے کاغذ اور قلم کے ساتھ ساتھ پڑھتے رہتے کی عام سیویات ہی جھین بیکش تھیں۔ اسی لیے فیض نے اپنے تحریج کو اپنی شاعری تو قابض طرح پیش کیا ہے۔

عَنْ مَتَابِعِ لَوْحٍ وَقَلْمَنْ دِبَنْ لَمْنِي تَوْكَا غَمْ سَ
کہ خون دل میں ڈبوئی سیں انگلیاں سُر میں نہ

۵) اجتماعیت : فیض کی شاعری میں انفرادی حریے کی کی حلقہ اجتماعی رنگ نظر آتا ہے۔ اس سے انہوں نے اپنی شاعری میں حلقہ مگ لفظ میں کی جگہ ہم

Date:

کا استھان کیا ہے - اور اس طرح انسوں نے اپنے ہدایات کو
میں دوسروں کو بھی شامل کر دیا -

"عزم کے سفر سے اپنی اتنی ملاقاتیوں سے بعد"

۴) حب الوطنی: قیعنی اپنی شاعری میں حب الوطنی کا فرض
صلسلہ روان دوان نظر آتا ہے۔ خیال اپنے وطن اور
اپنے وطن کو محبوب کا درجہ دیتے ہیں اور اسے آزاد اور خوشحال
دیکھنے کے خواہیں ہیں۔ وہ نہ صرف وطن بلکہ وطن
کے عوام پر سے بھت محنت تھے۔

۵) شاعری کی صفتیں: کہ موافقیات: قیعنی اپنی شاعری میں
میں وعشق، جبر، اسحاق، سیاں معاشرہ میں آزادی فتوح و عمل
حب الوطنی، اور انسانیت کی علمت خاصی لمحہ پر قابل
ذکر ہیں۔ وہ انسان کو معاشرے میں افلاقی طور پر
اپنے نہیں مقام سے دیکھنے کے خواہیں ہیں۔ وہ مزروعوں اور
تسانیں کو اپنی شاعری کے ذریعے اس ماتریں پر آمد کرتے
کرتے کہ فریب تسان اور مزحرور اپنے حاٹر محقق حاصل
کر دیں۔ اسی نئی انسوں نے اپنے کلام کے ذریعے محنت کش
خطیق کو اسایا۔

Date: 17th Oct '16

• تری محبت کا نعم مجھے دنیا کے کم سے بروادہ کر دتا ہے
• اے محبوب صن سمجھنا یقانی دنیا میں یار تری وہ
 سے قائم ہے۔ ترا وجود میرے لئے یتارف کا حسن

• تری آنھیں دنیا کی سے خوب صورت سے۔ (line 4)

• ائم محبوب تو مدد مل جائے تو میں تری تعریز کے مرے
 سماں میں یار ہائے۔ تقدیز میرے سامنے جھک جائے۔ (line 5)

• اے محبوب ترا وصل ترے بھے حاصل ترنے سے نہ علاوہ بھی
 حسن اور راضی میں۔ بھے سے مل ترجو خوشیں ملتی میں اسے
 علاوہ بھی دنیا میں مجھے خوشیں ملتی ہیں۔

• لا تعداد صدیوں سے ہالغروں جیسا ظلم
• صدیوں سے دو درستم کا سرا بست سے تو دولت صدیوں وہ
 توڑ صدیوں سے ظلم کر زہیں سے ستریوں پر

• من کے جسم ناسو، بھی ہیں۔ من کے پاس نہ یہاں ایہ نہ کردا
وہ توڑ صدیوں سے امروؤں کے حکمی من میں سے رہے ہیں۔
اے محبوب جب میں تیرے جس کے خادو تھے یا پر نکلا تو محظ
معلوم ہوا دنیا میں تو یہ شما حسنے کم میں۔
• ترا حسن میں تھی تو نہیں آئی مگر اب میری نظریں

Date:

صرف اپنی نریبوں پر ہیں، صرف ان نریبوں پر جو ہٹھی
حلاٰتے ہیں میں حلاتے ہیں، جن کے حسِم صیڑاوں بیماریوں
میں گھرو ہوتے ہیں۔ اب عمر وہ ہلی سی محنت نہ ماننا
اے مخلوب، کیونکہ اب مرزا خفیر جائے ہے۔ اب مری آنکھیں
کھل گئیں ہیں۔

وہ غریب جو دولتِ مدنہ لوگوں کے مالک ہے لئے ہیں۔
وہ غریب جو وحشیانہ سلوں برداشت کر رہے ہیں۔

Date: 20 Oct '16

ممحوسی پبلیکسی محبت

مرئی خیال:

جنونِ الہدیفین کی تحریر آفاقِ نظم ہے جو اردو شاعری میں نہ
بیل کی حست کی رسمی ہے۔ جنونِ راس شاعری صنعِ نظم میں اردو ناول
کے بخلافِ عدمِ حanax اور نجم دروان میں راس طرحِ دھالا سے رہا
اس دوسرے سادے حالات کی تکمیلِ تفسیر تقویر ہے لفظیں ہے
سامنے آئیں۔ راس نظم میں ٹھپن ایسے اشتراک کے طرز فلم
دو سامنے رکھے ہوئے ہیں میں کہ محنت ایک فطریِ حزیب ہے اور ای
ایسی چیز درستِ صحیح۔ لیکن ظلم کی جگلی میں یعنی وادیِ انسانوں کا
دھر اس سے بھی زیادہ اتم ہے۔ اگریم انسانوں کے دلخواہ کو
ہانتیں تو جو خوشی میں اس عمل سے حاصل ہوگی وہ محبوب
کی افتریت سے حاصل ہونے کے والی خوشی سے کہیں زیادہ ہوگی۔ جنون
معاشری اور انتہائی معاشرتی انقلاب یہ حامی ہے۔ سماں ادا کی
راس نظم میں وہ اینے کری لسترانہ خیال خیالات کو ہبھت خوب مصور کی
سے بیشتر ہے۔

حوالہ:

نظمِ جنونِ الہدیفین کے شعریِ مجموعی نقشِ فردی سے ماضی میں
جنونِ جنونِ ترقیتیہ کریں کے حامیوں میں سے بیچے اسراہ اور اس
نظم میں انہاڑے صدر بھلکار مانعِ ایسا تھے۔ ایسوں نے اردو شاعری
روایاتِ عشق و محنت کے کامے انسانی مسائل اور معاشری
مسئلے و سیاسی حالات کا ایسا مونوہ بنایا۔

Date:

پندرہ: نہ کم ہے ملے سدھیں شاہراہی چبوٹ سے محاط ہے نہ ای چبوٹ تو مجھ سے اب بدلے ہیںی محبت کی توقع ملت رکھ - سیوں لئے وہ این فقط تھا ہیں میری نظرون کا مرکز صرف تری ذات تھی - اور میں سمجھتا تھا کہ محبت کے عالم کے علاوہ کوئی دوسرا غرض نہیں تھا جس سے میں کوئی سلطنتی و سوت نہیں - بلکہ اسی محض میں ہونا تھا نہ مل جانا میں ساریں ترے و فرد سے عقایم ہیں - اور ترے حسرے میں ہماروں کا حسن پوشیرہ ہے - تیری حس انلھوئی کے سامنے دنیا کا ہام حسن مانند تھا اور اگر تو مجھے مل جائے تو ہمیں سے تری خوش نفسی ہو جی - تقدیر سماں سامنے سرخ کا ہے میں مقرر کا سکندر بن جاتا لکن اس سے فوایشاتِ مامل نہ ہو سکتی کیونکہ ہیں شعور کی آنکھوں تک درنا تھی حقیقت سامنے آئی - قبض محبوب کی محبت کی آنکھوں سے بیٹھتے تو -

نہ کم ہے دوسرا ہے میں شاہراہ کا نہ زوریں سل جائے - اس سے عتق و محبت کی دنیا ہنگل سے گروہیں تر نظر دوزائی تو دیکھتا ہے نہ انسان ہے ہمارا عمل مسائل کا شکار ہے ، اور وہ کوئی بھی وہ محسوس کرتا رہا تھا دنیا ویکی نہیں ہے - اس اس وسیع دنیا میں عالم جانان کے علاوہ یہ نیا رکھ نکلیں گے مکمل پرستیاں ، سیماں اور تکالیف تکلیفیں ہیں - اس دنیا کا دوسرا رخ بھی ہے - انسان کو ہر چیز میں انسان کے ہی طبق کا شکار ہے - طاقت اور کمزوری پر دولت صندوق عرب

Date:

بَرْ عَالَمَ حَلَّ دارِ مُطْلَقٍ عَوْمَ بَرْ عَالَمَ
بَرْ عَالَمَ سَعْدَ دَارِ مُطْلَقٍ عَوْمَ بَرْ عَالَمَ
بَرْ عَالَمَ رَهَائِيَ حَلَّ آرَبِيَنْ - انسَتِ سَعْمَ اَمْ
بَرْ عَالَمَ نِلَامَ سُورِيَ تَهَيَ - عَزِيزِ عَوْمَ لَفْلَيَ اَوْرَتِ
صَحْنَتِ لَتَيَ كَهْ يَا يَقْوَنْ بَرْ عَالَمَ اَمْرَاضِ مَنْ گَرْفَتَارِ
تَهَيَ - حَنْ كَيِ مَسْيَانِيَ مَسْرَيَ وَالَّذِيْوَيِ نَسَيَ تَهَيَ

اَهَ مَجْنُونْ اَهَ مَنْ مَنْ دَنَا كَهْ حَالَاتِ يَرْغَفُرِ تَرَبَّوْنَ تَوْصِي
لَهَ سَطْرُونَ نَهْرَ بَارِيَارِ دَنَا كَهْ مَسْأَلَ كَيِ لَرْفَ حَلَّيَ حَارَيَهَ - تَهَيَ
مَنْ دَلَمَ اَنْسَتِ گَرْفَتَارِهَ - مَنْ رَاسَ بَاتِ كَاهْ اَخْرَافَ كَرَتَا يَنْوَهَ كَهْ تَرَهَ حَسَنَ
مَنْ دَلَيَ دَلَكَيَهَ تَهَيَ اَنْجَ بَهَ سَلَنَ اَبَ نَجَحَ اَسَ بَاتِ كَاهْ اَفْسَسَ يَوْنَا يَهَ كَهْ دَلَهَ اَنْسَتِ
كَيِ خَرْمَتَ كَرَهَ جَوَ سَكُونَ مَجْمَعَ حَاصِلَ يَوْمَا وَهَ اَسَ خَوْسَهَ بَهَ زَيَادَهَ يَهَ جَوَ مَجْمَعَ تَرَهَ سَاهَهَ
رَهَ كَرَ حَاصِلَ مَيْوَهَ - اَسَ لَهَ اَبَ بَهَ سَهَهَ بَهَ پَيْلَيَهَ كَيِ مَحِبَتَ كَهْ اَهِيمَتَ تَهَهَ -

اَسَنَ نَظَمَ مَنْ دَرَجَعَتَ شَاعِرَنَهَ اَسَانَ وَ اَسَنَ كَاهْ مَرْتَهَ بَادَ دَلَيَا
تَهَيَ لَهَ دَرَاصِلَ اَسَانَ لَقَوْسِيَ سَهَ وَ اَيْهَ لَسَسَ اَسَانَوْنَ كَهْ دَوْسِرَهَ
دَرَدَوْنَمَ كَوَ مَحْسُوسَهَ كَرَهَ اَوَرَ اَنَّسَهَ كَاهْ تَهَشَّهَوْنَ كَاهْ كَاهْ مَانَثَ
كَرَانَهَ بَيَ تَكْلِيفَ كَوَ كَرَنَهَ بَيَ لَوْشَنَهَ كَرَهَ يَوْنَدَهَ بَهَيَ تَهَ عَيَادَهَ
بَهَيَ دَيَنَهَ دَاعِيَاتَهَ كَاهْ اَكَهَ دَنَا مَهِنَ اَسَانَ كَهْ اَسَانَ -

حدی روز اور میری جان!

Date:

دم بنا: زنگوہ راتنے پر محدود

مرات، ورثہ
محتوں: نہ / تنگ / محدود

تعزیریں:
قما: کسیں

عرضہ دیر: حتیا

ٹھکس یوئی ویرائی: حلی سوئی تھائی

آخر ہے نام گرانیا رسم: نظر نہ آنے والا بھاری طلم و ستم
الام: دکھ

ب صعنوریں ہم

احد ادھی مراث: سبیں ہمارے یاب دارا سرحد ورثہ من نہ لای ہے۔
اس قدر تی وحدے ہے ہمارے حزبات و ایساں تو فکر دراگ ہے۔
سماں فکر کو محدود کر رہا گیا ہے۔ ہمارے گفتار ترجمیں
سزا منتی ہے۔

سے طرح غرب کے سپریوں میں پیونس ہوئے ہیں اُسی طرح ہمارے
زنگ پر کوئی نہ کچھ سیئے نہ میر درد دھتے دھتے ہیں۔

اپ سینیں الٹاواں، رونے کے فریاد رئے کے دن کم سی روکتے ہیں۔
اُن طلماں کے دن میں یہیں رہنا تو ہے سلیں اس طرح نہیں۔
اندر نیز میں کے طالم ہمیں نظر نہیں آتے۔ اُن کی احصائیاں
لیے دکھتی ہیں۔ ایک دن انکی علاقی سیئات حاصل کرنے گئے۔

ترانس

Date:

ای مردے نو پھورتے ملکا! تری خوبصورت کو ان برسائنوں
محبت سے چھپا دیا ہے۔ اس کی خوبصورتی برسائنوں
کے مردِ قبیلہ ہے۔
ظلم کی صفائحہ ہو، ہے۔

حتماً ری جوانی سے بطف اندر نہیں ہوتے۔
جائزی ہاتھی راستہ ہمایہ ہے دردِ کائنات ہے۔ یونہ میں
علاء میں ہے۔

سرزی خیال: چند روز میری حان + فیضنی وہ مسٹر نظم ہے
جس میں شاعر نے رومانتیک اور ساسٹ بورس طرح سے اپنے
ہما ہے کہ ہے اندازہ کرنا مشکل یو ہاتا ہے کہ شاعر ایسے محبوب
ہے صاحب ہے ما اپنی مخلوب فطرتی سے سنسکوام سے۔ اس
نظم میں شاعر ہے آئیں سم وطن کو امیرِ دلائی ہے کہ یہ صلی
حکمرانوں کا ظلم و تم حین روزہ ہے اور ہبھ جلد تم انہی علاجی
سے آزار سوچاں گے۔ تم سُخورتہ سرو تمل اور حکمت سے
کام لیا تو چاہے کیونکہ اس دلکش سے مشکل درورے بعد ایک
نوگلوارِ صفتیں یعنی آزادی کی ایجمنگ سماںی منتظر ہے۔
فیضنی کے شعری مجھوں

تشريع: ظم چند روز اور میری حان تھیں فریادی سے مافوز
ہے۔ اس نظم میں فیضنی شاعری کی عالمیں
حصوصیتِ رحمائی کا ہلو نظر آتا ہے۔ اس علاوہ

Date:

رومانست اور سیاست اور حبِ الْوَطْنِ جیسی حصہ مصائب کی ماہیان میں ہیں۔

نظم کا آئیاز میں فلیپ نے اپنے ہدایت و میری حان سے
کر کارا ہے جس کا مطلب اپنے کام کھو گئے ہوتا ہے۔
لیکن یہم جب نظم کا غور ملائیں تو اس میں تو اس میں
اسیں اسیں یہوتا ہے کہ شاعر کا مکھو گھوٹ کر دراصل مدن
اور ایل وطن ہے۔ لہذا فلیپ کیسے ہوئے کہ اپنے میرے غریب
ہم و ملینہ کی طلب و ستم سے معزیز رہنگی مگر اور بیرون
سے۔ ہمارے چشمون کو قدر نہ رہا اس سے اور ہماری قدر
کا دائرہ ننگ کر دیا گیا ہے ہمارے خذات و ایشات تو کو
یا یہ کرے ہماری زبان کو ہمی خاطوش کر دیا گیا ہے۔ اسیں
حالات اور سیاسی افکار کا الہار کرنا حاصل ہے تو سزا ایک
مفتر کری جاتی ہے۔ غلامی کی رہنگی تو میں آہ او آحدہ اور سے ورنہ
میں ملی سے ہماری رہنگی کو مفلح تر کر دیتے ہیں، لیکن اتنی
ستنت سے ماننے والوں اور کلینگ انہوں کے ساتھ وجود ہم نہیں
تو رہنگی ہے اگر ہماری رہنگی کی خوبی کے نتائج
کی مانند ہے میں میں تک حلقہ درد کے سیونہ سے دس نہ
نکل رہتے ہیں فلیپ نے غریب کے نتائج پر ہماجا
جو دل گھٹے ہوتے ہیں اسی طرح میں بھی رہنگی کے پر
قدم بڑے دشواریوں اور ڈکھوں کا سامنا ہوتا ہے۔
نظم کے اکٹھے حقہ میں فلیپ کے ہیں کہلی کی

Date:

زندگی کی بہ مرد اب انت خارج نہ سوچوں والی ہے۔ س
ہم سخورے ہیں کام لیا سوچا کیونکہ صنعتیں سا
قلدر برداواں والیں۔ فرمائی حکمرانوں کا سے طلب و ستم
جو آج ہم برداشت کر رہے ہیں ملٹری سہیت آئی طرح نہیں
رسکا۔ اور نہیں خلار ہیں آزادِ ملک کی فضائی قیمت
سائنس پر سچوں ہے۔ سماجی زندگی اسی طرح فیران
اور اکام تھیں ایسی اور جوانی کے دن یونیورسٹی رائیگان
نہیں ہائیس تھے۔

خداوندِ احمد محبوب وطن سے مخاطب سُنائے ہے صرف
حسین و دلکش وطن نے راضی دکھنے کی رہنمی میں
حیثیت ہے۔ اور تم وطن کی صورتِ حسین و حافظ رائق
تے رطف انرکور اس پتھر پر سوچا کیونکہ خندی کا
احساس ہے میں یہیں رہتا ہے۔ نہیں میں فقط صرف
جنر روز اور برداشت کرنا ہوگا۔ افراد بہت جلد
آزادی کا سورج طلوع ہو گا۔ یوں میں اسکا درجہ
عمری زندگی سے یقانت دلاعہ کا

Date: 26th Oct '16

سارِ صین تری ملیون ہے

بیت وَسَاد : حَلْوَاتَهُ اَسْنَاطاً
مرائق : حَوَائِقُ

نگ : سَفَر
خشت : آئینٹ
مقبر : قَبْر
سلک : آزَادِ لَهٰ
درست : بِاَيْقَه
طالع رتبیں : اسْتَوْكَر

لیل و نیار : راتِ درِ شب و روز بِهَانَه تَلَانِش مَنْزَه

وطن کو رَبِعَهی طرح مقتضی مصائب
اُتر کوئی وطن کا حُرّ بگانے نکلے تو نظریں نیچے کر رہے ہدی گا
کیونکہ غلامی میں میں ہم - قبر میں میں ہم -
جو وطن سے لوگ عبت کر رہے ہیں ان کا انسان نظام رسوس
آزاد ہوگا اور بائی آدھے گئے کی طرح

جو وطن تریخ تعمیری کا کر رہے ہیں / جو وطن کا مختار ہیں
ان کوئی کو لوگ قبر میں ڈال دیا نیا ہے -
جو وطن کی جڑیں گھوٹھی کر رہے ہیں وہ ہوں گے کی طرح

آزاد ہیں -
وہ جنہیں لوگ تجویں سمجھتے کرتے ہیں وہ بہت ہیں
جو دھوپر دھوپ نہ نظر ملتم کے بہانہ تلاش کر رہے ہیں -

Date:

لایکی لوگ بھی صحتی بن گئے ہیں - یعنی (کوئی دار ہے
گئے ہیں وطن سے محبت کرنے والے - وہی بن
گئے ہیں انسانی کمرنے والے -

کئے میں اُنہاں کمرنے والے۔
• تک حکم ترا رہے میں دن وانگ دن بھی تر رہے ہیں
• منفی محتل کی حکم تھیں کہ میں بھی میں برداست کر کر
• محتل میں دن تر رہے ہیں۔

• حَتَّىٰ حَلَّتِ الْمُرْبَحَةُ كَمَا هُوَ مُعْلَمٌ -

جَبْ جَلَّ سُوراًخْ هِيَ اَنْزَهُرُونْ كَلْ سَاهْ تَحْسُوْهَا كَأَيْ
تَوْهِيْصِيْنَهْ سَمِيْعْ حَاتَّا هُونْ كَفِرْنَهْ خُونْ مُهَرَّهْ وَطَرْنَهْ كَيْ
آهَانْ بِرْ سَارَهْ حَلَّمَهْ رَهْ بَلَوَنَهْ - اَحَاشِتْ كَا شَغْرِ
سَارَهْ حَلَّكَلَوَنَهْ

• جب زندگیں چلتیں تو سماں جاتا ہوں، ہم ابھی ہے۔
• طالع رفیق : رشنا کی قدمت

Date: 1 Nov 2016.

مریزی خیال

تاریخی تری گلیون کے نیفین کے شاہی مجموعہ درست ہے
سے محفوظ ہے۔ فدیعن نے اس نظم میں وطن سے محبت کو اپنا
محضوں بنایا ہے اور اُس وقت کی سماں صورت حال تو اپنا صوفیوں
کا اپنے ساصھے رہنے یوٹے ہے تاکہ حاصلہ نہ حالات ہائی خلیے
جھیں۔ سور یعنی اپنے وطن سے وقار آرئی اور محبت تھیاتے رہنا
جایا ہے۔ اچھے اور بُرے دن آتے ہاتھ تھیا جائیں کیون اس کا
مگر مطلب یہ نہیں کہ اُگر وطن سے سماں و مقامی حلات خراب
ہیں تو وطن سے یہ وقاری کی ہائی۔ حکمرانوں کی غلطیات
کہ اگر تنقیر کی طائی سرنا ہند دب الولمنی کی علامت
ہے۔ خلوت تو آپنی ہانی ہے یہ مگر ملک پر بھروسہ
رہنے کی پڑی ہے۔

پس منظر:

دست ہا سے محفوظ ہے۔ یہ نظم نیفین نے مارشل لارڈ پر سید
دور میں بیل کے سلافوں کے سمجھ تحریری۔ جب اُن کو ملک
کی سیاسی مجموعہ صورت حال کے خلاف آواز + بُلٹ بلنز نرنے سے جرم میں
گرفتار کر دیا تھا۔ اس نظم میں وطن سے وقار اری اور محبت
ھاتا کے اظہار کرتے ہوئے بُرے میزب افزاز میں مارشل لارڈ کے دوران
سیاسی صورت حال کو پیش کیا ہے۔

Date: _____

تری نظم کے ملے سز میں فلیق رہتے ہیں لہ اے وطن تیری
اک آک طلبی جان قربان رنے کے لائق سے۔ لیکن آج محل تیری
سرزمیں پر ایک ایسی فنا قائم ہے لہ آگر لوئی محبت وطن آزاری
اور خورختاری سے ساہر انہ رائے کا امہار سزا چاہیے تو اسے
انیں حان اور عزت حلقہ میں نظر آتی ہے۔ اے وطن یہ کیسے کو
ساہ قوانین تیری سرزمیں پر رامع ہیں لہ + وطن سے محبت
تو سرے والے تو بیلوں میں سز ہیں اور وطن کی دھڑیں
بھوٹ بھوٹلے تھوڑی رنے والے مفاریست کتے دنرنا ہے پھر
ایسے ہیں۔

نظم کے دوسرے سومنہ میں نیپن ان فلک پرست لوگوں کے مارے
میں کہتے ہیں کہ دولت اور اقتدار کے بھوئے ہوئے ہلمزان نہم
جیسے محباں وطن پر ظلم کرنے کے ہانے تلاش کرتے
ہیں - دولت اور حق طاقت کے نش میں چوری
ہلمزان وطن سے وفاداری سے نام پر ایسے ظلم و ستم میں
اصنافہ کرتے ہیں کہ - رہتے ہیں - الفناف کی ترسیوں پر بھی
یہ یہی لوگ قاتلان ہیں اور وطن سے جھوٹی محبت سے
دعا بردار ہی یہی یہی دوڑیں - اسی صورت حال میں ہم اس کو
اتنا دوست نہایں اور اس تھوڑے انصاف طلب کریں؟
ہم اس حق وقت کا استظام کرتے ہیں کہ جب یہم

Date:

بماری یے گنایی ثابت یوگی اور سماں آزاد فنا میں سانس بیسے ہے۔

→ نظم کا یہ حقہ زین رجاسٹ سے ہریدر ہے۔

سند کے تسلیم حقہ میں فلسفت وطن کی هوشیاری و ترقی کا نقشوں،
اسی طرح ان اشعار میں اس طرح لیٹن کرتے ہیں لہ رات
کی تاریخ کو "تاریخ ہر قوم مالک" "آسمان" اور جمع کے
ادھاری کو آزادی کی روشنی سے تسبیح دیتے ہیں۔ فلسفت کیتے
سے نہ ہب قیروانے کے روشن دران پر اپنے حماجا تا ہے
تو سہنستہ رام بات کا اندازہ یوتا ہے کہ وہ آب وطن
کے عہد آسمان پر ان سارے حضداریں میون ہے۔ اور جب
قیروانے کے روشنی روشن دران کی روشنی سے رسیجیر
چک جملے گئے سے تو معلوم ہوا جاتا ہے لہ بیع کا نور وطن
کی سرزینی پر چک احتیاطی۔ اسی سفر لخیلر لکھرگا سے
لہ بیم حسینہ نقتوں سے وطن کے جمع و شام کا عالم گھشتہ رہتے ہیں۔

نظم کے اس سند میں فلسفت انسانی تاریخ کے حوالے سے الی واقعات
کا ذکر کرتے ہیں نہ ہب انسانوں کی ظلم کی جگہ میں یہاں پر ا
اور جب مظلوم نے ظلم کے خلاف آواز بلند کی۔ فلسفت
ہنسی تاریخ کے صہیور واقعہ حضرت ابراہیم علیہ مثائل۔ لہ
کرتے ہیں کہ ہب اس وقت سے ماہشاد بکرود نے جو دریافت
اچھے میں ڈالنا تھا۔ لیکن ابراہیم علیہ مثائل کے حدیہ عشق و سماں
نے اس آنکھ کو یقینوں کا بانی بنادیا۔ اسی طرح

ظلم کا اکیا سہی نہست یہاں یہ حملہ مظاہم و محمد مباقی فتح
لرجنی سے - شاید کہتے ہیں اسی دیدے تھے کہ یہ تعمیر
گلہ نہیں کرتے - اور انہی ساتھ ہوتے والی نالعفایوں کو
کسروں عمل کے ساتھ اسی لئے براہ راست پڑھیں اور ہمیں خال
لیفیں سے کہ طالم ہے دن بہت ستر کرم ہاتھی سے

نغم کے ملائیں پر میں شاعر سیستانی کے طویل عمر مصہد کی
ایک محنت مدت قرار دیتے ہیں نہ تھریہ آج اُس کو ختم
کی قسمت کے شاید بخوبی بخوبی یہ اور یہی انہیں سچ کا جشن
مانا رہے ہیں ہ تو انس اس بات کا اندازہ نہیں کیا اونچے
افتراء کا سبوپن حملہ بکی خوبی سوچا ہے لگا - اور ہم جو
جبل کی سلاخوں کے یہ سچے میری ہم کی نیزی سکر کر رہے ہیں
لقنا کلی ایسے وطن میں اتراد نہیں گئے - نظم
آخری سورہ میں فتحی خدمہ خمس الوضیعیت مصہد سے
سمشنا رہو سر ایک ما ریپر وطن سے اپنی فضادری کا
عکد گھٹے ہو کے حالات یا جانے ہتھ بھی خزان و مولیں کو روپی
یعنی قحط کے وفادار اور چنان و مولیں بھرے خاذٹ کو روپی
اچھے دنیوں میں تمہل کرنے کی صلاحیت بخواہی سے اور
ایسے ہامیت بخواہی میں بخواہی سے عروض وفا استوار کیجھی سے
اچھے درج ہائیت سے - ٹھہ جو کھڑی ہے یہ وفا استوار کیجھی سے

Date: 7 Nov '16
گرگوت

فرنزی خیال :

فرنزی گرگوت را احمد رشید بیوی کا وہ ساکار، افسانہ سے ہے جس نے اردو ادب میں اپنی صنفرد مقام عطا کیا۔ افسانہ، حکایتی فرنزی خیال کم امری وائے گمراخون کے مسائل میں ہے۔ بیوی نے اپنی گھرانے کے بائیمی تعلقات اور زندگی سے متعلق روایتیں ایک دوسرے بیوی کے قربانی کا حصہ اور ایک دوسرے کی خواستات کا اختراک کرنا شکھا۔ بیوی نے زندگی کے بعد تلاع حقائق کے سامنا کرتے ہوئے اپنے مسائل و خود حل کرتے اور سادگی کے ذریعے زندگی آسان بنانا کا درس بھی دیا ہے۔

تصویر :

افسانہ گرگوت بیوی ان مشہور افسانوں میں سے ایک ہے جو برصغیر کی تفہیم سے ملے لئے گئے۔ اس افسانے کے طرز تحریر نے اردو ادب سے ملے ہوئے تھے۔ اس افسانے کے متعلق مفہوم ایک دوسرے بیوی کا بیترین افسانہ قرار دی سکتے ہیں۔ اس افسانے میں انسانی زندگی کے اخلاقی، معاشی، معاشری اور نفسیاتی ہمودوں کی کی بھروسے عکاسی نظر آتی ہے۔ اس لئے بہت سی اردو کا ایک بیترین افسانہ فرازدہ سیدہ ہے۔

اخلاقی بحاظ سے جب یہم افسانہ پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ ماتھ نظر آتی ہے کہ بیوی نے اخلاقیات کا بیترین پیلو اس طرح لیٹھ کیا کہ افسانہ میں تعالیٰ کم امری وائے گھرانے میں بھی اپنی حیوں کی حیوں کی خواستات اپنے والدین کے سامنے بیسی تو فرمودا۔

Date:

کرتے ہیں تو ولیں وہ اپنی فوراً تو رائے کی ضرورت نہیں کرتے مگر خاموں
اور بس کے ساتھ استمار کرتے ہیں۔ اس طرح شور ہے اور بس کی ہی ضرورت
ایں دوسرے کے مسائل کے سمجھتے ہیں نہ صرف بلکہ ایک دوسرے کے بیٹھے
محبت اور سمدردی کا حزب ہے جو رکھتے ہیں۔ لہلی ہڈی لڑکوں
کھڑکیاں لکھتے ہیں جلدی وقت جب بسوئی کی آنکھیں سرخ ہو جاتی
ہیں تو قسم برسانے ہو جاتی ہے۔ اسی طرح بسوئی کی شور
کے لئے گرم گوت کے سرما لانے کی بہت کوئی تعویش نہیں کرتی ہے۔
بسیار تو کم آمرنی والے بچے کی نفیبات کا مکمل اندازہ
تھا۔ اسی لئے تفصیاتی اعتبار سے بھی نہ ایک سترین افسانہ سے۔ یہ
حقیقت ہے کہ جہاں آمرنی کم ہوں اور اخراجات زیادہ ہوں
وہاں تھری فواتیں کی خاص تعویش ہوتی ہے کہ وہ کم سوں میں
باقیت رہنے کے لئے اگر اس دوسروں کے ساتھ ساتھ نہ پہلاں ہو
اس سے وہ سہیش احتمالہ سے زیادہ ادھا ہنسنے کو ترغیب دیتے
ہیں۔ اس طرح افسانہ کا مرزا کردار شمی بھی بیسی چاہیتی ہی کہ
بچوں کے کھانا کے لئے گلاب حامن آئے یا نہ آئیں لیکن اس کے
شہر عرب سے اس کے تاکہ معاشرے میں انہی فرستہ برقرار رہے۔
معاشی ہوانے اخراجات کی وجہ تو بیری نے اس افسانہ میں اُس
گھرانے کا سربراہ ایک معنوی کھلکھل کھایا ہے ملک دکھایا ہے۔ ہم
کے پاس بورے ہیں تھے اخراجات کے بعد مل ۱۰ روپے بجتے تھے
ہم سے وہ اپنے معصوم بچوں کی ضروریات اور حفوبی حفوبی
فوائد اور بسوئی کے لئے تھے کہ نہ ستمش میں ابھا

Date:

لک رہتا ہوا۔ حتیٰ کے دوسری طرف اُس کلر کے امیر دوست قسمی لاس زبست
کر کے کلب ہاتے اور بیرون تھیت ہتے۔ بیرون نے معاشری لفظ و فری
خود صورت سے خوب صورت سے اعتمان میں لست کیا ہے۔

معاشری ہوالہ سے بھی ہدایت انسانہ لیکم ہمیں اہمیت کا حامل ہے کہ منیر پوش
طبع سے تعلق رہنے والے افراد یہیں معاشری میں عزت دار ہیں
یعنی کہ معاشری میں شمی چائی ٹھکر کے سچ اس کے شور نیا ہوئے
ہیں، کرنکے کا تو مدد ہو رہا دفتر میں اس کی درت برو جائیلی، دوسری
طرف شور بھی ہے جاتا ہے کہ اس کی سوی سفیر سوچ کے ساتھ
سفیر میں اکار کا ہے ہیں کرنٹ نظمیں کے لہر جائیں تو مدد میں ان کی
حیثیت سڑھ غلیان ہو جائیں۔ ضلع دار

لہذا یہ انسان ہیں کا بغور مطالعہ کر کے یہیں اس بات کا بھوپی
اندازہ ہوتا ہے کہ بیرون نے اس انسان کے ذریعے معاشرے کے مسائل کے
ساتھ ساتھ ان کا حل بھی پیش کیا ہے یعنی اگر وسائل کم ہوں اور
مسئلہ زیادہ تو یہی انسان ہمیں محبت، ایثار اور قربانی کے ذریعے
ایک نوٹوار زیری گزار سکتا ہے۔

Date: 8 Nov '16

انارکلی

امتیاز علی تاج: 1900ء میں لاسٹر میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے علمی اور ادبی گھرانے میں آنکھ کھولی۔ ان سے والدین دولنون نے ادنی تھے 4۔ والدہ نے 24 تباہیں لکھیں۔ تاج کی ادبی زندگی کا آغاز طالب علمی کے دور سے شروع ہوئیا تھا۔ انہوں نے علامہ اقبال اور سپرسن خاری سے منیض اٹھایا۔ اور ان کی صحبت یہ نہ صرف تاج ایک اچھی ڈرامہ نویسی ثابت ہوئے بلکہ انی محقق محقق نے وادی اور مزاح نگار کے خوبیز ہم سامنے آئے۔ انہوں نے اردو ادب کو بجا چھلن جیسی جیسا لافقانی کردار دیا۔ بحث

تاج کو چین یورپی ڈرامہ نگاری کے شرق تھا۔ ٹلٹال علی کے زمانہ میں تھی انگریزی ڈراموں کو کام مرخصی ارزان نہ پس نظر رکھتے ہوئے تھے۔ اور بت کلم عجمی سے یہی ایک بترین ڈرامہ نگار تھی حیثیت سے مشہور ہوئی۔ اسکو نے ۲۲ سال کی عمر میں یہی اردو کا مشہور ڈرامہ انارکلی تحریر کیا۔ یوں کے بعد بت سی درجیں کامیں لکھیں۔ ملجم مکومت پائستان نے ان کی خدمات کی نثار پر اپنی تاریخ امتیاز سے نوازا۔ اپریل 1970ء میں یہ عظیم ڈرامہ نگار جامعہ افراد کے مقابلے میں پیغمبر اسلام ایوارڈ مکور پر قتل کر دیئے گئے اور روایات مطابق تھے قاتلوں کا سر زع اور فوجہ نہ معلوم ہوئی۔

Date: 26-11-16.

انارکلی

(خلاصہ)

باب اول منظور اول

محل کا صنعت دھما کیا ہے۔ دوسرے کا وقت سے اور خاموشی سے چڑا کے میں میں موجود یا ایک نایج ترین سارے کھوٹریاں ستارے کے ساتھ کا رہیں۔ کوئی جو سرکھیں بیساکھی سے تو کسی کسی نے سائز کھول رکھا ہے۔ زعفران، مرغیر اور دلارام گفتلوں کی کریں ہیں۔ یہ عام کشیں پتھر اور ان کی گفتلوں کا دارہ انارکلی سے تحریر ہو رہی ہے۔ دلارام جو پہلے انارکلی اکسری منثور نظر تھی چھٹی یہ تحریر تھی۔ اُس کی پر مخصوصی میں اکسرنے نادرہ کو انارکلی کا خطاب دیا۔ دلارام کی فکر میزانہ بات یہ تھی کہ اس سے صاحبِ بیام ہی انارکلی کو خوب داد دے رہے تھے۔ اس دوران کا فخر تھی آتا ہے جو دلارام کو یہ احسان دلاتا ہے اب وہ جو ملک اپنے حضور میں باریات تھی اب اُس کا سلسلہ نہیں ہے گا۔ لیکن دلارام ایک نذر اور حاضر جواب ہوتی ہے جو اپنی بیت کہ میں ان سے حل سے ضرور اتر گئی ہوں مگر ان کی بار سے نہیں۔ اس سے طبع کافور اور انارکلی کی مار جو کہ ایک خاندانی عورت معلوم ہوتی ہے مخفی گفتلوں میں۔ اس کی مار اپنے بیٹاں کا ذکر کرتی ہے تھے بعید سے انارکلی عجم قسم بیٹھی ہے اور محلوں میں رہتے والے کشیروں کی ہوں نہیں تحریر تھی۔ تین کافور اسے تشریق دیتا ہے کہ آئستہ آئستہ سیکھو ہائے گی۔ اس سے بعد

Date:

انارکلی دھوائی ملک ہو یہ زرہ سال کی ناڑیں سے ترک جس کی نمائی
حضرت عبودیت اُنکھیں اس کی سے بڑی کشیں ہیں۔ انارکلی بھر
اپرده ہے اور گیری سوچ میں نظر ہے۔
بھر پس منتظر صیحہ سوچ دھلتا ہے۔ شریا (انارکلی کی جھوٹی
ہیں) اپنی آبا کو دھونتے دھونتے تل آتی ہے۔ وہ اپنی
ہیں کو اس طرح سوچ میں کم دیکھ کر وہ بریتانیہ کی خاتمی
ہے۔ بھر وہ اُس کی بحث کرتے ہے کہ اسے راستہ میں صاحبِ عالم
ملئے ہے اور بھروسے آپ کا بھوکری رہے گے۔ کہاں ہے یہ تو اُنیں اُس
خداکش بھوسے ملنے سے یوں ہیں یا پلے سے یہی ایسی تھیں۔ جب
میں نے اُن سے کہا کہ آپ سے ملنے کے بعد وہ لیں ایسی سوکھیں ہیں تو وہ
دوستی سے جھوٹ لئیں گے اور میری نیشنل یومی۔ اس طرح ان دفعوں
بیوں کے گلے پتے پر یہ منتظر افتتاح نہیں رہتا ہے۔

منظر دوم:

غروبِ آفتاب کا وقت وقتو سے اور سلمِ سوچ کے حضور کے
حضور کے میں بھا بھا ہوک راوی پر بیٹھا ہے ذریبِ آفتاب کا منظر
دیکھ رہا ہے۔ اس دروازے سوارہ اور زیفران (شوخ کم
عمر نیزیں) اندر گا اور ناچ ریتیں میٹر سلم صوتیہ نہیں۔ وہ
جانتے وہ جانے کی اجازت نہیں تھیں تھیں صاحبِ عالم کے بیچ
میں انارکلی کا صوفیونگ نکل آتا ہے۔ سلم کی دیکھیں بڑھ
جانی ہے۔ وہ دوغف نیزیں چلکی جاتی ہیں تو وہ میتھا

Date:

یہ دینی کا شکار ہو جاتا ہے۔ وہ نہیں جانتا ہے کہ محنت سے چھپنا کر رکھ لے گا۔ وہ یہ چیز ہے انارکلی کو بانے کے لئے مگر بزرگ ہے۔ جانتا ہے اپنا فواہیت بتائے گا تو قیامت آجائے گی۔

اس کے بعد سلم کا پر تکلف دوست اختیار آ جاتا ہے۔ یہ ایڈ شوخ طبع نوجوان ہے۔ اختیار اپنے دوست کو سمجھتا ہے اس کا اس طرح چب اور گرم سمجھتا ہے ایڈ کو نہ میں مستلا کر دے گا۔ اس دوران حلا رام اکسر ہے آج کی الملاع دینی ہے۔

— اسر، حکیم ہمام اور خواص سرا را داخل سوئے ہیں۔ حکیم سلم کو دیکھتا ہے مگر کوئی مرض تشخیص نہیں مل سکتا۔ اکسر سے نافوش یہ اور سلم سے پوچھتا ہے کہ اگر وہ علیل نہیں تو یقیناً کام چشم یہیں ہے۔ کیون وہ اپنے بات سے ملنے کو نہیں آتا۔ کیون وہ اس قدر بے پرواہ ہوا ہے۔ یہ کے آئونکل آتے ہیں۔ اکسر جلا جاتا ہے۔ سو ایوان میں یقین سلم اور اختیار ہیں۔ بردے کے سمعی حلا رام جھپ کر باتیں سن رہی ہے۔ سلم اختیار سے کہتا ہے کہ وہ آج چاندنی ملتوی رات صحت کو باع میں انارکلی سے مٹنا جانتا ہے۔ اختیار اسے سمجھاتا ہے کہ صحت میں دیوانہ نہ ہے بلکہ سلم پر ایڈ یہی خدا سوار ہے۔

Date:

منظر سوم :

مُحن کا کچھ جو ہے جس اور مرویار آس میں محفوظ ہے یہ میں فرق ہے۔ لش عذر اور مرویار اس سے بوجھتے ہیں کہ وہ کس سوچ کی سے متعدد ہیں تائی۔ بھر انہی سے بوجھتے ہے کہ انہی اناکلی بیت دفعہ صورت ہے۔ عذر مرویار کیتے ہیں کہ کہنے سے نہ بصورت تو نہیں پر خدا نہ سرتے جو کہیں لجئے صورت دیکھائی دتے ہائے۔ کہاں نہیں نہ ہو دوں بھر۔ دلارام کے بوجھتے پر نہ کیا وہ محسوس ہے زیادہ خوب صورت ہے، مرویار اپنی سے کہ شکل و صورت میں تو تمہارے باسنگ ہے نہیں ہے۔ اُخربات ہے کہ اسی قسم کا ستارہ فوقِ جد رہا ہے۔ دلارام اس بات کا عزم کرتے ہے کہ اسے ستارے تحریر پورتا تورنا آتے ہیں۔

اسی سوچ کے بیچے دلارام بھی ہاتی ہے۔ عذر اور مرویار چلی جاتی ہے۔ تریا اور اناکلی آتی ہیں۔ اناکلی، تریا سے آتی ہے نہ وہ بیٹی ہے بدر اور میرے دائیں بائیں بھول ہیں بھول تھے دنیا اپنی دوشمن کا ایک ایک قلعہ میرے لئے تھوڑی دیتی تھی۔ لیکن ان مرویار ایک سے الگ تھا۔ بنت کا دل ہاتا ہے۔ یا تکاش میں آزاد ہوتی اور ایک لشی میں بیٹھ رہتی اسے راؤی کی قبیلہ ہاں سوچ میں چھوڑ دتی۔ بھر میں تھت رفت بوجھاتی ہے۔ دلارام اس کے پیسوں سے بھی چل پڑتی ہے۔

Date: _____

منظور جبار:

حرجِ خدا سڑک پائیں یا غ کا ایک ال تھل فتحہ مطہر جہاں یا انز
بھری آپ وفات نے ساتھِ حکم رہا۔ انارکلی گھنٹوں پر سر زندگی
تھی لیکن سکھانِ بھری سے۔ سلم تھے شلوہ بھری سے نہ سامنے کیا اسے
آسا مذاق ترے۔ سامنے کیا اسے میری نیندھت اور رادت تو غارت
کرے۔ اس دورانِ سلم آحاتا ہے۔ انارکلی خوف اور پریشانی میں
کھڑا ہے۔ سلتمانی کیفیت میں ہے۔ سلم اس سے بوجھتا ہے کہ تم
یخوں مابین بھری ہو اپنی قواری قب کیوں ہو۔ یاں میں کھاری
نشا فوشوں میں محل ہوا۔ مگر میں کیا کرتا انارکلی۔ کاش تمہیں
معلوم ہوتا۔ انارکلی ہب ہے۔ سلم پرستور بوجھتا ہے۔ تم نے
میری راہتوں اور آسائش تروٹ لیا۔ میری آرزوں پر اکرزوں
کی فیض لوٹ دی۔ میری روح میں لامتناہی محبت دے شعلہ سرکا
دیے۔ انارکلی سر دھکا کر فاموس رکھے۔ سلم آہ بھر کر کھانا ہے
کہ میں مجھ کو نہیں آنا چاہئے تھا۔ میں انسان ہوں سعفہ۔ ہو
گا ہوں۔ مایوس ہوئے انارکلی کا یادو چھوڑ دیتا ہے اور
رخت ہونے کے لئے مٹھاتا ہے۔

انارکلی کے الفاظ اس کی زبان پر خود نہ دکھاتے سن اور
اس سے بوجھتی ہے کہ یہ کسی بسی بسی نات ہے کہ شرسوں کا
خانز الک چکور کو حاصل کا۔ اس کا انعام کہا تھا کہ اس کا
انعام تباہی ہے۔ خاؤ شہزادے بھول جاؤ۔ اسے دورانِ ایک

Date:

منظورِ جبار:

حربِ مراصر کے باشیں باغ کا ایک الگ قفلِ دعوتِ محظیٰ چیلے چاند
بھری آپ و تاریخ ساتھِ حکم رہا۔ انارکلی ٹھنڈوں پر سرخ
لکھ لکھی سکاں بھری سے۔ سلم نہ شکوہ بھری سے کہہ سا مل بیا اسے
آسا مزاقِ تکڑے۔ بیامن سا اسے میری نیزدگی اور راحت تو غارت
کرتے۔ اس دورانِ سلم آجاتا ہے۔ انارکلی خوف اور بیستانی میں
گھر جاتی ہے۔ سکتہ کی کیفیت میں ہے۔ سلم اس سے بودھتا نہ کہ تم
کوئی باتیں بھری ہیں ابھی خوب چب کیوں ہو۔ ماں منے کھاری
شنا فوٹوں میں مخل ہو۔ مگر میں کیا کرتا انارکلی۔ کاش تمہیں
معقول ہوتا۔ انارکلی ہب ہے۔ سلم برسوڑ بوجھتا ہے۔ تم نے
میری راہتوں اور آسائشوں تبوث کیا۔ میرے آفرینش اگر زور
کی نیز روک دی۔ میری روح میں لامتناہی محبت کے شعلے سفر کا
دیے۔ انارکلی سر جھکا کسر خاموش رہی ہے۔ سلم آہ بھر کر کتنا یہ
کہ میں مجھ کو نہیں آتا جائیں ہما۔ صیر انسان ہیوں سُنْقُر ہیں
گیا ہوں۔ مایوس ہوئے انارکلی کا یادِ جھوڑ دیتا ہے اور
رخت ہونے کے سیئے مژہ جاتا ہے۔

انارکلی کے الفزار اس کی زیارے پر خود بند آجاتے سن اور
اس سے بودھتی ہے کہ یہ کسی بسی کی بات ہے کہ بشر و سائل کا
جانز ایک چلور گو جائے گا۔ اس کا انجام کیا ہو گا۔ اس کا
انعام تباہی ہے۔ جاؤ شہزادے بھول جاؤ۔ آئے دوران ایک

Date:

آواز کے سنت پر وہ شیزاد کو اپنی حاضر جانے کا بھی ہے۔ سلم
حصار بور کے سبق غائب سوچاتا تھے۔ دلارام المیان سے داخل
بیوچتے ہے اور یوچفتے ہے آنارکلی سوچس سے مقابلہ ہے۔ آنارکلی
لکھ رہے ہے وہ خود سے بائیں گزی مدد ہے۔ دلارام نہیں ہے کہ دلارام
نہیں ہے واقع بیوچتے ہے اور جانے ہے کہ دلارام رازِ حکما کو کوئی بازار میں
بیسا جاستا ہے اور اس کی قیمت ہے۔ مراقب سے جھٹکر تعلیم بجالاتی دیا
ہے اور رخصت بیوچتے ہے۔

تریا داخل بیوچتے ہے اور آنارکلی سے بوصتی ہے کہ کا وہ آج ہے دتا
آنارکلی اب سمجھتی ہے کہ سچ سلم تو تریا ز محیجات ہے۔ آنارکلی پر
اسے بتائی ہے کہ دلارام نے اُس کو دیکھ دیا ہے۔ اب ہے دونوں بیسیں
سخت فکر منز اور پرستاں دکھری ہیں۔ آنارکلی خود کشی بائیں
کرتی ہے۔ تریا اس سبب دیاتی ہے۔ سلم بھے اتنی دریں میں واپس
آجاتا ہے۔ وہ آنارکلی کو تسلی دیتے ہے اور اپنی آنفشن میں ہے
لتا ہے۔ اور اس سے کہتا ہے کہ اُتریں معلمیں سر کا بادشاہ سنا تو تو اسی
کی ملکہ بیوچتے ہے۔ دلارام بغیر معلوم ہوئے عوض کے تواریخ تک آنہنگتی ہے۔
سندھستان حلہرے کے آتشیہ بادشاہ کو یعنی ملکہ صباڑ کو۔ آنارکلی بیوچتے
ہوچاتی ہے۔ سلم پرستاں نظریں سے دیکھتا ہے اور دلارام کے جسم سے
پر ایک حقیق سا طنز کا نتھ ہے۔

Date: باب دو

منظور اول:

ایوان میں سلم اور بختیار موجود ہیں۔ سلم کے حسب
بریخواہی اور فکر اور اثرات ہے اثراں ہے۔ سلم، بختیار تو سماں ہے
کہ اس طرح دلارام اسے اور آنارکلی کو دکھل جائی ہے۔ بختیار اسے
سماناً ہے کہ دنیا نے اسی شہزادہ بنانا یہ اور اب دد
دنیا کو مایوس نہیں کر سکتا۔ اسی دوران ستارہ اور زخم ان
داخل ہوئیں اور زخم ان غزل سنائی سے اور بختیار خوب داد
دتا ہے۔ یعنی سلم اب ہی دلارام کے خطرناک ارادوں میں اپنا
بیوائے۔ راست کے بعد دلارام کو ملا جاتا ہے۔ سلم دلارام کے
بعدھما کے وہ تینی قسمت بھی ہے کی اس راز کو حصہ کے لئے
دلارام کوئی اور وقت جانتی ہے۔ وہ حصہ بھی سلم کی محنت
جاتی ہے۔ لئے سلم اسی کے ماتے میں سر انسانی عہد میں
تحاٹتا ہے۔ لئے دلارام ہی فقار سے بُری سوچیں ہے۔ وہ
بجدت پڑھا سکتے ہے۔ سلم اسے ایک ناریلہ موقع دینا ہے کہ سے
جس سے حال میں آنارکلی کو وہ بھتیاری کے اس سے حال میں فدر
ھٹن سنی ہے۔ دلارام کے ہمراہ مخفیت سائیم ہے۔ اسی لمحے
بختیار بھی حاذن ہوئا ہے جو یہ انسانی کے وہ اس سے کام کو ادا
کے۔ دلارام درعاٹی ہے اور جانی ہے۔ اب بھتیار کی میہن نیز
سون کے تیاری کر رہا ہے۔

Date: _____

مسکر دوم:

اس مسکر میں اناکلی اور اس کی صلی محاذی ہے۔ اس کا
کی مان بودھی ہے اور وہ سوں انی دری ہوئے۔ اناکلی اسی
بلائی ہے تھے اس کے رونگے سے ہی گھس رانا ہے۔ اسی دورانی تریا میں
داخل ہوئے اور اناکلی کو باعث میں ہاتھیں اور جوڑے ہوئے کرفی
حاسکل سنائی ہے اور اسے حلساً دیتی ہے لہ اب اسے درجہ
ضرورت نہیں ہے کیونکہ دلا، ام اور ستم میں اب مارے گئے
ہوئے ہے۔ اسی دوران دلا، ام آہلیت ہے جو کافی پختہ افسردہ
دیکھائی دے رہی ہے۔ دلا، ام اناکلی سے صعافی ماننے ہے۔ لہ
شامِ انداز میں اسی ہے لہ اسی کی اب واحد فوئی ہے۔
محبوب کے محبوں کو خالی ہے۔ درمیان میں تریا اس کے راستے
میں + آجائی ہے اور اسی سے اسی ہے کہ اناکلی سو سمع
ہے نہیں وہ سب سمجھتی ہے۔ اگر تم سعدہ یو تو میں علی ہوں
دلارام بخت رخت ہوئی ہے اور تریا عفنه میں نکری میں
پیٹ جائی ہے۔

مسکر سوم:

صاری اور اسر محاذی ہیں۔ صاری اناکلی کو جو جعل
ٹھیکت ہے صاری میں نہیں ہے۔ اور تاری ہے کہ حکم نہ اسے
آئی ہوا۔ اگر تسبیل ہوئی کو اس کے نہ مفتر شہ۔ اگر
امانت قوی دیتا ہے نہ میں ہر خود ہی کیتی ہے۔

Date:

حسن نوروز میں نہوں دن رہنے سے اور اس کے نہیونا سونا ہے مٹا
گا۔ اسی دورانِ صباہی دلارام کو ملتی ہے اور اس کا کہاہتہ
اسی کا گستاخ اس کے دماغ کو تازی سمجھاتا ہے۔ صباہی دلارام کو
حسن نوروز کے استھانِ گرفت کوئتی نہیں۔ اس دورانِ وہ رقصی بھی پیش
کرنی ہے اور سوچی جو ہے انا رکھ اور سلم کے۔

صفر چہارم:

حسن نوروز کے وقتیں ٹروخ بھیں۔ ملے اس اور سلم
کے شکریخ نہیں کا صدر ہے۔ ملے مختلف حالیں دلھائی گئیں ہیں
سے سن آخر میں اکسر جنت ہائی ہے۔ اکسر اسے سمجھاتا ہے اور
جنت خود حال میلو نو دوسری سے حال کا ہی خیال رکھو۔ تین
ست بھوہ فوٹیں ہے۔ ایک لکھنے بھی سے شرمنا۔ اس کے
بعد دو ٹھنپ آئیں تازی کانٹاڑہ کرتے ہیں۔ ایں دورانِ دلارام
اور فوادی سرا دلھائی ہائی ہیں۔ فوادی سرا سماں تو مختلف
ہے تھے تھے اس کا کمرہ سے عرق کی تینیں آؤ۔
حد اس کا سعیر + اکسر اور سلم انا رکھ لے رقص کو دیکھے
لے ہے۔ میرے بھیں شریف لانے ہیں۔ اس سے ملے سلم
دلارام سے انا رکھ لے یو ہمایا ہے۔ دلارام اسے بیش دلانے ہے۔

Date:

ہے اسے اُن کوں میں انارکلی کا رقص دھایا جائے۔

شم اس کا احسان منزِ سوچتا ہے۔ انارکلی
اس کے بعد تکلیفی کوئی نہیں مل سکتا ہے۔

دلا رام سانے مطابق تکھری سکھار، کہ آجیتہ - افغان

بعد دلا رام اسے دنیا عرقی بینی کے عرق ملواڑی ہے۔ الا
رخصی میں انارکلی عبارت ہے تو مائی ہے اور زندگی کا طریقہ
سلم سے اُنارکلی بھت کرتی ہے۔ اُنبرتہ سے دلکھ سنت
عفہ میں آ جاتا ہے۔ اور انارکلی کو قیر کرنے کا کلم دینا ہے۔

باب سوم :

صلف اول:

سلم اور انیں مخاطب ہیں۔ سلم تکڑات اور سسائنسیں میں
کھریدوں اور ایک فنکر کی بفت میں ہے۔ سلم کہتا ہے
لو والدین گو زب میں دیتا ہے کہ وہ اولاد پر دلکھ کریں۔
رانی اتنے منادی کی کشش کرتے ہیں لیکن سلم بھر سے کہہ دے انارکلی
کے بھر نہیں جی سنتا۔ نہیں کہ اس تکت کا خواصی منز ہے۔ رانی
کھر غزال کھری ہے وہ اپنے فرودہ انارکلی لا کر دیتی۔ دوں خون
لکھ کیتے ہیں۔ اس دوران ٹرنا آ جائی ہے اور سلم اسے
بوجھتا ہے۔ انارکلی کو اس کھر میں ماننا ہے۔ وہ کھارہ
بچر مفت کر کرایہ کرے اسے انارکلی کے ملواڑیا جائے۔ بچر بیت

Date:

میں کوئی سے اپنی کل کرنا ہے۔ اپنے سلم وہ اب آگرفت مار سکتا ہے۔
اپنے کو تم تباہ بیو جاؤ گے۔ سلم صرف اپنے میں اپنا منتظر
دیکھو رہا ہے۔ دونوں سٹ قائم ہیں۔

منظر دوں،

زندگی کا منظر، انا، کلی، دماغ سے نہ صحت ہاتا ہے۔
سُن) دُن بُل وہ + سلم اور اسی سی محنت کو باز کر دیتے ہے۔
اس دعویٰ نے سلم آٹھا تا۔ سلم اسے تسلی دیتا ہے تو، سودہ سے
حل اور بیو مائیں چڑھتے انا، کلی سے بات تحریر لیجئتے میں
آٹھا تا۔

Date: 3/1/17.

"کردار کشی"

انارکلی

اکبر اعظم:

تاریخی احصار سے اُمرِ بیم متعلقہ گز کا حائزہ یعنی اس
میں خائزین میں نہیں تھے اکبر کا نام سرفہرست نظر آتا
ہے۔ مخدہ کا دورِ حکومت مخدہ غیر کا سسری دور کھلاتا ہے
جیونکہ اُس دور میں ملکی ترقی اور عوام کی فلاج و بیود
کے بعد اتنے کام یہوئے کہ اُس کے بعد بھی مخدہ کے بعد بھی
300 سال بھی قائم رہی۔

درامہ انارکلی مطالعہ کے بعد میں ادازہ یوں رہا
کہ تاج، صاحبِ صرفِ مغلیت ایک کا یہ نہیں تھا اُس تہذیب کا تھی
معورِ مطالعہ کیا تھا۔ یہی وجہ یہ ہے کہ درامہ اُن تمام کردار
فرضی یعنی بارہوں اصلی نظر آتے ہیں۔ درامہ میں اُس
اعظم کا کردار اُس کے طور طریقے، ایزار لفظ، دوسروں کے
ساتھ تعلقات شنسایوں جیسے نظر آتے ہیں۔ وہ ایسے اہل خانہ
کے ساتھ ہی ایسے طرح رہیں آتا جما جسا عوام کے ساتھ
بیو ایسی لمحہ درامہ میں ملکہ اور شیرزادہ سلم، ساتھ اُس کے
افزار لفظ نادشاہیوں جما جما۔

اُسرا اعظم مغلیہ سلطنت کو اپنے خائزین میں ایک طویل
درصیہ ملے قائم رہنا جانتا تھا۔ اور اس کو فتوانی تھی کہ اس سلم
مستقبل میں سندھستان کی ستریں حکمران ثابت رہے۔ یہی وجہ حقیقی
کہ حتیٰ کہ اُسرا کو اس بات کا مقدمہ ہے کہ شیرزادہ پھر محل
کی ایک نیزت میں عشق میں مبتلا ہے تو یہ بات تہشید کو بالوار

Date:

"گری یونہ وہ نس جاتا ہے اور نوسان سے مستقل کیا دشاد عمل
کی ایک کنسرٹو اپنی قلمانی نہیں۔ اُڑا وہ سلم اور انارکلی کے عشق
اور صاریح سے سہ شری مرکاوت بن گیا۔ اور اس نے ایک بارہشات
کو کا مکمل استعمال کرتے ہوئے اس صریح سزا من انارکلی کو زندہ
بچتا ہوا، میں ہنوار دیا۔ حالانکہ اس کا مٹا ہے، اس صریح میں
برابر کا شریک ہے۔ لیکن اس کوئی سزا نہ ہی گئی۔

دراما میں اسرت ہو مردار ادا کیا ملے ایک سمجھوارد محبت
کرنے والے اور دور ازیش ماب پھی کا مردار ہمی ثابت ہوئے ہیں
یونہ اسرت اپنے سیئے ہمی عشق کا خاتمه گریے اپنے کو نشانی مردار
کی تعمیر کی۔ اُڑوہ سٹکے جوانی کے حزب اور مولر اور سر دھکا دیتا تو
مکمل ہقامہ شیرزادہ ایک عام انسان ہی طرح زندگی گزارتا۔ اور
تاریخ سے بعد جانشیری کا نام صٹ ہاتا۔ یہی وہ ہے اسرت
شیرزادہ کے مستقل ترین نظر اسا سخت قرم اپھا اور مغل
سلکت کا زوال جانشیری۔ عالم بیادر شاد طفر کے دور میں
سو ۱۔

دراما انارکلی، صریح مرداروں میں سلم ایک کا مردار، ایک
صریحیت رہتا ہے۔ یونہ عشق داستان کے ہی سرو خود
شیرزادہ سلم ہے۔ دراما کے مطالعہ کے بعد سلم کا ہو مردار
سمارے دماغ میں اپھرنا ہے وہ یہ نیلام ہے لاد اور بیمار
میں پلا ریو ایک لاپرڈاد نوجوان ہے۔ شیرزادہ یعنی

Date:

یہ نسبت ہے اور سلسلت کے تمام عمرہ داروں کے کام جیسا ہی تھا۔ اس
نے اپنے بڑی صدقے اور مرادوں پر حاصل ہیا تھا۔ اس لئے
اس کے تمام خواصی خواستہ اور ضروریات کو پورا پختہ نہیں
کرنا بھی حکومت نے فرائض شامل تھا۔

اس سرن شزادہ نے تعلم و تربیت پر خاص تقدیر دی۔ اور
مستقبل کا مادرنشاہ بنانا کرنا اسے جنگی مصلحتی و صلاحیتی، حکومت
کے طور پر ترقی، اور سماں حملت عملی بھی سلماں۔ لیکن اس فریب
اور سیار و محبت نے شہزادہ کو اسی حرثی خدی اور خود سر اور
لایرواد نے ادا کیا۔ اسے میں مات کا بھی بیٹن تھا وہ فہ
جانہ گا جو جائی گا وہ حاصل کرے گا۔ بھی وہ بھر کہ انارکلی
عشق من تبتلا یعنی صرف وہ نہ صرف وہی عورت کے راستے
سے عامل ہے اور محلِ دل کی لشکر سے عشق بخوبی کرے گا۔ اس نے اپنے
حضر جز باتی طبعت اپنے وہ سے ایام سے غافل ہوئے انارکلی نے
محبت کا افہم اتر کر کے اسے بھی نامہ کی خوب دھائے۔

طور پر شہزادہ شہزادہ بھی یہ بات کوارا نہ کرے کہ مغلوں کے مستقبل
کا مادرشاد محلی تیسی مہینوں کی لشکر کو اپنی ملکہ نہ بنائے۔ بھی
وہ نہیں کہ جب اس سر کو شہزادہ کا عشق کا خدا علم یہوا تو
وہ ایک محبت کرنے والے بات کی عائی ایک سنت اور اچھوں لئے
مادرشاد بن گا۔ اور انارکلی اور سلم کے درمیان سے سے
بڑی رکاوٹ ثابت یہوا۔ سلم بھی سمجھتا رہا کہ وہ اپنے باب
سے جو جایا ہے اور جب جایا ہے حاصل کرے خواہ وہ انارکلی

یہم کہیں کہلے ہیں کہ سلم بھری ہے صحت میں داسان روائی ہے
جیاں دو صحت کرنے کے لئے ایک نہ ہو سکے۔ حالات کے بعد سے
سلیم کے سلوں میں نہ ہے۔

Date:

یہی لوگوں نہ ہو لیکن اسے بتا جلد نہ سمجھنے اسا یہاں مکمل نہ اور
یہی ضرورتی ہیں کہ اس ماناب اسی فی عام واقعات
بھری کر دے۔ لہذا انا، کلی کو تاریخی شہزادہ کی صحت کے
ضرم میں زندہ دیوار میں جلوادیا اور سلم رون پہنچے
تو اس کو ہی نہ سرسکا۔

ان تمام واقعات سے نات بیوتا کہ شہزادہ سلم ایک
غیر مخدود، غیر ذمہ دار اور توابوں تو دعا میں رستہ والا
تو ہو ان تھا حالت اگر وہ درا بھی ذمہ دار بیوتا تو قدر کو
آنے والے لڑکے، لہ نعمتو ذینی طور پر تیار رہتا۔
وہ ایک نامہت نوجوان ہی نہ تھا جو اپنے صحت، حقیقی
یہ شہزادہ شہزادہ کے لئے تکراھاتا۔ شہزادہ وقتی ہو صحت
خدمات کے رو تین سو ہزار دالک کمزور نوجوان ہماں میں
کے انا، کلی کی صوت پر ٹھنڈا اظہار تو یہاں فوراً اپنی ہاندی
کے گزیرے سا۔

کاج نہ سلم کے مردار کو دراهم میں بھانی کے اعتبار سے
ہتھ موثر انداز میں پیش کیا ہے کیونکہ دراهم کے انعام
کتو سامنے رکھتے ہوئے شہزادہ کا مردار اسا یہاں مفروضی اور
مناس س تھا۔ اور اس شہزادہ کا مردار اور باب سے بانی
دھمکا ہاما تو دراهم کے انعام مختلف ہوتا۔ اس نہ دراهم کے
الہماں انعام کے نہ ضروری تھا کہ شہزادہ کے مردار اسا

میں۔

Date:

: 36, 1

در راه انا، کلی ششماہ اسری و کم سی اور ناروں لیسٹر (نادر) حس دیکھ اسی، انا، کلی کا خلاط دیتا تھا، نام بکھر کیا گیا۔ در راه کے تمام کردار ایکا جملہ صبع لیں سے اسے سرحدار فود انا، کلی سی ہے یونانی محنت و پوری کافی اسی کردار کے تردید ہوئی ہے۔ انا، کلی ششماہ اسری محلی فوراً اور کم عمر لیسٹر ہے جو صورت اور سرت میختھا حسی اعتبار، حس کا ایک عجیب مقاطعہ ہے۔ وہ بین ناروں شر صلی بکم بین اور حزبانی بڑی ہے۔ وہ اتنی سبھی سادھی اور معصوم ہے تھی تھی کہ اپنے دشمن کے ارادوں تو فی سکھ نہ سکی۔ اسی کم محنت کی، قریبی سیلیوں سے بھی اپنے اپنا حال کیا ہے سے سفرِ حسی تھی۔ اسی ہے وہ نیزراہ سکم سے بھی لفڑی تھی جسی بات محبت تھی۔ انا، کلی بصر تقدیرار ہے تھے۔ در رام کے دردناک اغام اس مات کا ثبوت ہے کہ انا، کلی نے محبت میں ہائے ہائے تکن نادشاہ سے اپنی ارزی اور جگہ محبتی کھیت نے مانلی۔ اسی ہی جاگی اور فریب سے بہت دور تھی، اگر وہ جانتی تو اسی ہی حال کے ذریعے اپنے رقب دلارام کو راستہ تے سانسلی تھی۔ یونانی وہ فور نادشاہ کی سستہ لیسٹر تھی اور بادشاہ اسے خاص نوقہ ہے دیتا تھا۔ از اس کے ساتھ نیزراہ کی محبت بھی بھی کلیں اس نے اپنے مواضع سے فاٹرہ نے اپنا اپنے افلاجی طور پر بھی بلڑی

Date:

آج ہب یم ڈرامہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو وہ سہردوی میں اناکلی ہے محسوس ہوئی
وہ سرگز نہ ہوئی۔ ڈرامہ کا مرغایہ اناکلی ہے محبت اور ڈلامہ
نفرت سرتا ہے اور اُس کی وجہ اناکلی کا حسن اخلاق ہے۔
کیونکہ اگر اناکلی ہے ڈلامہ کی طرح سازش کرنے تو وہ محبت میں
تو کامبا ہے سوتھی تھی سس قاری کی سہردوی اور محبت نہ محسوس
ہے۔ اس ہم کی سکھ میں کہ ڈرامہ کا انعام تو ذین میں
کھٹکتے ہوئے تھے اناکلی کے گردار تو پیش کرنے میں خاصی محبت
اور صہارن کے مظاہر ہے۔ یعنی اسکے پس اناکلی کے ڈلامہ اور ڈشہار
یوں تو سرگز، اسکے انعام تھے نہ پسندی۔ یہی وجہ ہے کہ اناکلی
ایک غیر حقیقی گردار ہونے کا باوجود اردو ڈرامہ کا ایک لا فانی
کھڑکو اور زندہ حاوی گردار ہے۔

دلا رام :

دلا رام کا گردار ڈرامہ اناکلی میں بڑی اعتماد کا حامل ہے۔ یونہلہ اگر
یہ گردار ڈرامہ سے نکال دیا جائے تو سانی تھا سارا رطف ختم
ہو جائے۔ ڈرامہ میں یہ نیا موڑ ڈلامہ کی وجہ سے آتا ہے۔
ڈلامہ کو اس بارہ شاہ کی اول خاص لفڑی تھی جو اس کی
مزاج شناسی اور اس کے عادت اطوار کے بخوبی وافق تھی۔
اور بارہ شاہ کے خاصی خیال ہی رکھتی تھی۔ بودن ہونے کے باعث
وہ سلسلہ بارہ شاہ کے وہی عورت شیر ادہ سلم میں ملی دیکھی رکھتی تھی
اور اُس کی کسی نہ کسی طرح اس کی قربت رکھتی تھی جو سہردوی تھی۔ (credibility)

Date:

ادشاہ کی سنبھال اور معتبر بخوبی وہ کامی خود مختار، امر معمول یوں تھا۔ ٹکل میں انہی اور کمیں اور نئی خوبصورت کیس نادرہ کے آنے پر جلد آئسنے دلارم کے مقابلہ میں اس وزادہ خود دینا شروع تری۔ دوسری طرف مشترکہ بھی انا، کلی ہے کہ معمول میں کمی مرف لھنیتا چلا گیا۔ اس صورتی کے دلارم خود میں صلاحت دیا۔ اور اسے میں اس قابل اُڑھتے ہیں کہ سوچ سمجھ سار کر سلم انا، کل کو دل کی گیرائشوں سے جاتا ہے اسے اپنے راستے سے شان کا حفظ حفظ کر دیا۔ حالانکہ بعد میں ~ فنیلہ خود اس طبقت میکھڑا ہے۔

دلارم دراصل ایک حاصلہ کم طرف اور دل میں اقسام کا ہے۔ رکھنے والی سازشی طریقہ ہے۔ وہ انسانی سے اپنے بارے میں کو تواریخ تھی اور بادشاہ کے سنبھالہ ہے۔ سنس اس توں تھی کہ اگر انارکلی تو درمیان سے سادا ہاں تو فدہ بادشاہ اور مشترکہ توقعہ دوبارہ حامل ہو گر۔ اسی میں غلط سوچ اس سے خود نفعیں دیتے ہیں خود دلارم کے کردار کا دوسری بیلو ہے جو ایک خود اعتماد، یا یہ اور زندگی سے مبینہ دریں ہیں جو کہ طرزی صورتیں میں سوچنے اور سمعنے کی حلماں کو رکھتی ہیں۔ اور زندگی میں کوئی کرکٹ وائی شعبیت کی مالک نہیں۔ یہی وہ ہے کہ دلارم کا کردار ذراں کے کام سے خانہ اور کردار ہے۔ اور اس کے

ج

Date: _____

نفر در امر ک اخْسَأْمُ مُكْبِطَتْهَا - تَاجَ وَسَرْدَارَ وَبَيْنَ
مَاهِرَانَ اَنْهَازَ صِنْبَيْنَ مَاهِرَ

خاتم : محسن کا

غیار، شیرادہ سلم کے عانیا وقار، ہے ہر صحتِ سرخ
والا دوست تھا۔ وہ شیرادہ کا رازدار تھا جس کو نیوند سلم کا
ایجے دل کا سب حال اور تمام مسائل غیار کو تھاتھا۔ اور وہ
سلم کو حالات کے مطابق صورت پر درست تھا۔

جیسا ادا ہے سہرا و موقع نہایت بڑکا ہوا جو سلم کو کسی
دفعہ پسچار کھلکھلا کھا کر اسی محنت کو سمجھ کے ہے اس نے ہونا تو
اور طلائی سمجھی ہے سبز نہ کرسنگ کے ہندوستان کی ملنے محل کی
اکھر کھٹر دیکھنے پڑے۔ وہ سلم کو سمجھتے آئندہ خطرات سے
آکھادہ رہنا اور نہ اپنے بھوپالی سلسلہ نہ دینا۔ نجیا رہت
بودھ مزاج حاضر ہوں اور ماذوق رکھنے والا بوجوان ہے۔

شیراڑہ جب کبھی بریٹیش یا ادائیں یوتا تو بختیار اس کو صحتی مانگنے کے حل پہلاتا۔ اور صحتی کو بدینظر اس کو حوصلہ افراہ کرنا بخوبی بختیار، اسے سہی سماں طبقاً کہ خواہوں کے لیے سہالنا فحوز دو۔ یونہ آس کا دورانیہ ذین ہے مانسا ہٹا کہ شیراڑہ خواریز فلکی کے بعد دوسری علیل کوششیں کرنا چاہیے۔ اور مکت کے اس نہیں کو فتح میں عاپنیت ہے۔ لیکن جب کبھی مارنے کے خلاف بغاوت کے سوچتا تو بختیار بی دیے سہال سماں کا کہ

Date:

غلطی کا علاج غلطی سے مکمل نہیں۔ اور اس طرح شیرزادہ کو زندگی میں بے مادہ کر دیتے گئے۔ کیونکہ حکومت کے قانون صافیل بادشاہ کے ماس سے۔ انارکلی کے درجنائی صوت شیرزادہ جس لفظات سے گزرتا ہے تو بخوبی اسے اور آئے۔ مٹھے کر سارا ہوتا ہے۔

ان تمام واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ بخوبی ایک معلمہ دو اپنی سترے اور وقاردار دوست ہے۔ رسمی شعبخت من مزاج کے ساتھ ساتھ سمجھی کے ساتھ کا عنصر تھی فایلان ہوتا ہے۔ نہ کہ کردار درامہ کے کہ قارش ہر ایک صفت اثر جھوٹتا ہے۔ درامہ کی کہانی کے تھے کو آئی سڑھانے پس اور شیرزادہ کے حالات بستر ترتیب کرنے میں ہم بخوبی ایک حصہ ہیں میں ستردار ہے۔

ثیریا:

ثیریا انگلی کی چھوٹیں ہیں تھیں جس کی عمر عمر کردار میں پڑیں سال کے لگ بھگ دلھانی تھیں ہیں۔ بکردار ایک نیز طرار ہے سوتشار، اور خافر بجواب ٹھک کہ ثیری کا ہے۔ وہ ثیرہ سال کی عمر میں ہیں بھر دھر معلمہ اور صفات کی سمجھ بوخو رکھئے والی بڑی تھی۔ انارکلی سے کم عمر تھیں بلکن ایک فوش مزاج کے مابین جملہ کہنے والی اور اپنی بات صفا اور واتر ٹرکی تھی۔ انارکلی سے مل کتے مختلف تھے۔

وہ دلارام کی شعبخت سے وائے تھی اس نے اس نے دلارام کی سعادیا تھا کہ ثیریا کی موجودگی میں وہ اس کو بربیان نہیں کر

Date:

لئے گئے۔ یہ وہ نہ کہ دلارم کی صوبوں سے کھبر ائی تھا۔ سلم اور آنارکی تو تقریباً میں، اس نے اپنے سردار ادا کیا تھا۔ وہ اب بھی سستے بیار مریٰ تھی اور اُسے بِر لمحہ خوش دیکھنا حالت تھی۔ اس نے اپنی مرتبہ طبلہ کو دلارم کے ارادوں سے اکاڈمی کو شکست کی تھی لیکن دلارم کے شہزادہ کیونکہ لا ایا ہی لا برواد طبعت رکھتا تھا اور ناعاقبت انہیں مدد اس نے دلارم کی حالت کو سمجھنے سکا۔

آنارکی کا قبیر نہ کے بعد تڑپا کی حالت بنتے خراب تھی اور ہم وغیرہ میں وہ اپنے بیوشن میں نہ رہی اور آنارکی کو آزاد کر دیا گی جو اپنے سردار کی رگزیری۔ اپنی بھی اپنی موت کے بعد نہ کہ جسے وہ اپنے بیوشن میں دیکھ دیا۔ اپنے آپ سے باہر بیوگئی اور سلم تو جسے حشنا برما بھلا کیا تھی اس نے کہا اور بادشاہ کا قبیر سے بھی پھر فوٹرہ نہ سوئی۔

ان تمام واقعات کو مرتضی رکھنے سوئے ہم کہیں کہ تڑپا ایک بائیت کے سے اس نے سر ملن کو شکست کی۔ مگر اس میں ناکامی ہے۔ اس میں سرما بھر آنارکی کا بھی بیوی میں کا سردار بھی۔ خوفزدہ اور دربوک سڑک کا تھا۔ آنارکی نے تڑپا کو کوئی بھی قدر ایسا نہ سمجھ رکھی ہے۔ تڑپا اپنی بھر سے کچھ بڑھ کر کرنے کی بیت رکھتی تھی اور تباہی حادہ و جلال کی برواد کیتھے بفر اپنی سین کی ذمہ گی۔ بیان نہیں تلگ و دد منں ٹھی رہی۔ وہ فاتح تھی کہ میں کی بھی موت کی آفی خصوصاً دلارم میں ہے۔ اس پر سلم مدد کو طیق

Date:

صِنْ مُسْرِلَانْ وَالْمُثْرِيَّا بِهِ - سِلْمُ دَلَادَامُ كَالْمَدَارِيَا اُفْرِ اسْمَرْجَ
أَكْ بِسْ - أَكْ بِسْ كَيْ صَوْتَ كَيْ اسْتَقَامَ هَسَا - تَرْيَا كَالْمَرْدَارِ
حَرَاصَهَ كَيْ اَسْتَهَانَهَ حَانَزَارِجَ دِيْسِبَ اُفْرِ تَمْتَرَكَ كَرْدَارِ بِهِ -

رانی:

اَنَّا، لَكَ صِنْ مُسْرِلَانْ جَوْدَهَانَى كَيْ دَرْدَارِ مُخْتَرِ مُسْرِلَانْ

- ۷

يَانِي، اِتِيَارِ سِرْ، اَنَّا كَيْ دَرْدَارِ كَوْئِي فَاصِ اِسْتَهَانَهَ كَيْ حَامِلِ نِسْنِي مُغْرِ سِلْمَ
اوْرِ اَكْبِرِي سِجِيَتِ شَخْفِتَهَ كَيْ بِلُو اِيْسِيَّهَ جَوْ رَانِي بِهَهَ كَرْدَارَهَ
جَوْ وَهَ سِسَاتِهَ آهَهَ -

ذَرَاهَهَ اَنَّا، لَكَ صِنْ تَلَكَ، رَانِي بِهَ سِكَ وقتَ مَانَ اوْرِ بِسُوي دَوْلَوْرَ
كَ اِسْمَ دَرْدَارِ كَيَا بِهَ - مَانَ كَيْ حَشِيشَهَ سِرْ، اَنَّا بِسِجِيَتِ اَكْ بِسْرِلَانْ،
سِفَقَ سِفِيقَهَ اوْرِ نَزْمَ دَلَ مَانَ نَظَرَهَ آنِي جَوْ اِيْسِيَّهَ بِسِيَهَ شَهِرَهَ اَهَهَ
سِلْمَ كَيْ دَنِ سِيفَيَاتَ سِسَاتِهَ يَوْنَهَ كَيْ بَعْرَ اِسْمَهَ مَدَرْنَاهَا جَانِي
هَهَ - رَانِي بِهَ سِبَبَ اِسْ بَاتَهَ كَامِدَمَ بِسُوا دَهَ شَهِرَادَهَ اَنَّا، لَكَ بِهَ
نَهَ صَرَفَ بِهَ اَسْتَهَا جَانِيَهَ بِهَ مَلَهَ اِسَهَ سِسَاتِهَ لَهَهَ آرَزَوْهَهَ بِهَ -

جَبَ دَهَ دَوْسَرِي هَابَتَ اَسْتَرَانِحَلَمَ، اَنَّا، لَكَ بِهَ مَحْسَنَهَ كَيْ اِسْمَرْ مِنْ
قَدَهَ دَرْدَارِيَهَهَ - توْ اِيْسِيَّهَ وقتَ مَنِ، رَانِي اَكْ مَحْتَ كَبِرِ وَهَيْ مَانَ نَظَرَ
آنِي بِهَ جَوْ تَرْوِعَهَهَ مِنْ تَوْ اِيْسِيَّهَ بِهَ تَوْ سِمَهَانَهَ كَيْ كَوْشَنَهَهَ كَرْهَيَهَهَ بِهَ نُلَّنَ
شَرِادَهَهَ كَيْ اِدَاسِيَّهَ اوْرِ تَرْبِيَّهَهَ اِهَ دَسَهَ بَاتَهَ بِرِ مُحْسِنَهَهَ دَرِيَّهَهَ
نَهَ وَهَ اِيْسِيَّهَهَ بِهَهَ كَيْ اِسَهَ فَدَاهِشَهَهَ تَوْ جَيَانَهَهَ تَكَهَهَلَنَهَهَ بِسُو

Date:

بوازدہ

بیدی کی دلیت سے جب یہم دراہمہ انا رکھی کا حاضرہ ہے میں
تو اس مات کا اندازہ نہوتا ہے کہ رانی اُسرائیل کے خاص
مشروط صورت سے آیک تھی۔ وہ شہزادہ کو درست اور معیر مشورہ دینی
اور برشائی، وقت اس کے تھکے یوئے ذریع کو آرام پہنچانا ہائی
تھی۔ اس اُسرائیل سے انا رکھی کی ربانی کی وجہ سے بست الہی کی مکر
وہ ناکام رہی۔ دراہمہ کے انتقام میں جب عین وغب میں پھر آئر
جھ انا رکھی کو موت کی سزا سائی تو اس وقت ہی رانی شہزادہ کے نلاف
بھر اٹھی۔ انا رکھی کی موت کے بعد شہزادہ کے دیگر سر رانی
اسے قتلی دلا دی دیں اور اُسرائیل کو برا علا کیہ سر اپنے حل کی بھر اس
کاکی۔ اس طرح یہم دلکھے ہیں کہ رانی کا سردار محقق ہون کے باوجود
اس کے ایم ہے یہ نونکہ اس کی تباہی میں ربط قائم رہا۔

متذکرہ میں Date:

بِرْمِ جنْدَهُ تَرْ 1880 بنا رس میں بیڑا ہوئے۔ ان کا اولیٰ نام دھنسٹ رائے یا ہا لین ایں ملیا تھا۔ بِرْمِ جنْدَہ سے اتنے مشہور یونانی اولیٰ نام بھیل ہے۔ ان کی ادبی زندگی کا آغاز عرصہ 1901 میں معمون نگار سے ہوا۔ بلا افسانہ شائع یونانی حکومت نے بِرْمِ جنْدَہ کی جلدادرما۔ 1901 میں علی مراد ران اور صائمہ کا نزدیکی تعاون کی تحریک شروع کی تو بِرْمِ جنْدَہ اس سے بہت منافر ہوئے اور اُن تحریکوں نے ان پر تسری اُن تحریکوں کی تحریک شروع کی تو بِرْمِ جنْدَہ اس سے بہت منافر ہوئے اور آئی ہے۔ اپنیوں نے اشتراکی اور مغربی کا بھی مطالعہ کیا۔ 1936 میں کرمی پسند مصنف کے اعلان کی صورت میں کی۔

بِرْمِ جنْدَہ ایک بلندیاں اور افسانہ نگار اور صہیان اور نویس ہوئے۔ اپنیوں نے اردو اور سندھی دو لفظ زبانیوں کو اپنا ذریعہ اطمینان بنا کیا۔ ان کی مشہور کتابیں سازار حسن کے صہیان محلے ایودھیا میں صہیان ہائی میں۔ بِرْمِ جنْدَہ کو اردو افسانہ کا بانی قرار دیا جاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ بِرْمِ جنْدَہ اردو کا سڑک افسانہ نگاریں جنتیں ہیں۔ مغربی افسانوں کا مطالعہ کیا اور پھر ایودھیا طبقے سے روشنام افسانوں میں دیسا یوں اور سیریوں، صورت اور نیلے طبقے کے حکمراء کے ان افراد کی رسم و رواج اور طرز معاشرت کی جیسی حاجیں تصویر کھینچتے ہیں۔ دکام بالا، دوام کی کمزوریاں سیاسی تحریکیں کا جوش و فروش، غرضی یہ کہ زندگی کا کوئی اسما۔ بیلو نیس دوڑی کی نظریوں سے ادھل یہاں سو۔ بِرْمِ جنْدَہ ادب برائے زندگی کے قائل تھے اور اپنی کھریوں میں معاشرگی براہیوں کو اس طرح بننے کے لئے کہ بُرُھتے والوں کو رانی نظرت یہاں کی۔

بِرْمِ جنْدَہ زندگی اور فن میں ربط سراکرنے کی جو ساد ڈالی

وہ آئی دلیل یہ ہے میں ایک سلسلہ میں رکھتی ہیں۔

Date: 12/11/17
(لفن)

مرکزی خیال:

افسانہ کھن و سرچن ایں میں، افسانوں میں سے ایک
ہے جس نے اپنے شہرت دوام عطا کی۔ اس افسانے کا مرکزی خیال
انسان کی سس سے تھی ضرورت "روٹی" ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر
انسان کا بیٹ خانی رہے تو وہ نہ صرف منزی، اخلاقی اور معاشرتی
اقرار کو تھرا فرموں کر دیتا ہے بلکہ بھی انسان کی سطح سے
گر کر حیوانات کو بھی سرصنہ کر دیتا ہے۔ بھوک انسان کا ہے
س سے ایم مثلہ ابی بھوک کو مٹانا ہے۔ اس نے عام منزی
اخلاقی اور معاشرتی رسم و رواج کی پایہ تھی وی کرسنا ہے جس کا
بیٹ بھرا ہے۔

دوسری ایم بائیں ہو انسان میں ہم نظر آئی کہ اگر انسان کی
غیرت اور خریزت نفس اور سرگرم و حبا ختم سوچا تو بعض
اویاں وہ اپنی حریث کرنے لگتے گزرنا ہے جو انسانی تصور سے
الاتر ۔۔ دوسروں کے آگے باہر بھلا نہ کی عارت اس کی غربت
نفس کو یامل کر دیتی ہے۔ جس طرح ابی کے ڈھونڈ دعویں کردار
بایں اور بیٹا ابی گھری میت کو بھی پیش بھرا سزا کا دریجہ
ستھنائی سے اور لگن کے نام پر یورن گاؤں کے سامنے باہر بھلا
کو گر بھی مانگی ہوئی رقم کو بھی نزیز نہائوں اور شراب کی سرخ
نذر کر دیتے ہیں۔

Date:

نہجراہ

شامل نفای انسانوں میں بِرِمِ جَنْز کا انسانہ کُفَن ان
کا سماں کارہ - بِرِمِ جَنْز اردو انسانہ نظاری میں وہ شخصیت ہے جس
کے بیلی مار ادب میں زندگی کی حقیقتیں کو روشنائی کرتا
فرضی اور لفظی راستی کہانیوں کے عالم بِرِمِ جَنْز اپنے اردو
بھی بسوئی جسی حالتی زندگی کو اپنی کہانیوں کا موضوع بنایا۔ اس
کی کہانیوں کے عالم تردد اور معاشرہ میں کہنے والے کس طبقہ مرد باتی حالتی
خاصہ تصور سے دیباتی زندگی کی جئی بیٹی اور کھترتی تصور بِرِمِ جَنْز
نہ پیش کی اس سے ملے کسی نہ نہیں کی -

یہ انسانہ دیباتی زندگی حاکم درازانہ نظام اور ملکیت کامیاب نہ کر سکا
ہے۔ نفای کا ایک ایم پیلو ایمپر کیا ہے اور وہ وہ کہ اگر ایک ہر ترہ انسان کی غیر ملکی
تو پھر دنیا کا بیر بیر ہے میں سے کام کرنا میں شرمند نہیں ہوتا۔ تھوڑتھوڑی
باعثانہ اور حد توجہ ہے کہ ایک گھر کی میت کو اپنے پست بالفہ کا ذریعہ ساختا ہے اور
انسان کی شخصیت نفایت نہیں کا ستر درد ہے۔ انسان اترف المخلوقات ہے
اور ہم ہم تو اس کے لازمی فروں میں صحیح ہمیشہ اور غریب نفس ہے۔
معصف نہیں ہیں دو گردار مادھو اور گھنیسو ہے ذریعہ انسان کی نفایات کو نہیں کا
مژا خور صورت نقشہ لہیجاتا ہے۔ دو یون گردار اپنے غریب کو فراموش
کر جاتے ہیں۔ یہ انسانہ حاکم درازانہ نظام کے خلاف ہے۔

نظیر ایبر آبادی

Date:

نظیر ایبر آباد کا محلہ نام ولی محمد اور خلیف نظر تھا۔ ۱۹۳۶ء میں دہلی میں سر ایوب اور احمد شاہ ابرار کے مدعا وق خاندان والوں کے ساتھ آئی۔ معلمی کا بیٹھ انسان۔ آئی۔ ایوب کی اور فارسی کی تعلیم حاصل ہے۔ معلمی کا بیٹھ انسان۔ نظریں فنا کی نہیں تھیں۔ جو سہوڑا تھا اس سرینی خوش بستی۔ قد اصراء اور لفاظ کے درباروں سے سمعت ہے اور ان کے ملائے بڑی بھیش انکار نہیں۔ سطح نظر طیر نظر کی ساری زندگی عام ہو گئی۔ دریاں گزی۔ وہ اپنے خوش مزاج وسیع المشرب انسان تھے۔ مختلف مذہب، فرقوں اور قسموں میں اپنی سیعیت تھی۔ ان کی شاعری منہج معاشری رافض تعمیر نظریں تھیں۔ نظر کی شرح طبیعت کا عالم ان کی شاعری منہج نظر آتا۔ عمر عمر اور حلقہ میں ان کے مزاج میں نہیں آئی تھی۔ زندگی کے وسیع تجربے اور صفاتیات کے انس محقق تھے۔ ایوب، سووفاناہ صفت افشا۔ بربتیں دلنشیں اور صفت شاعری تھیں۔ ۱۸۳۰ء میں ان کا انتقال ہیجہا۔

نظیر شاعری :

اردو شاعری میں نظر ایک منفرد مقام رکھتے ہیں۔ ان کی شاعری دوسرے شعراء سے کیسے مختلف ہے۔ ایوب کی شاعری میں نیا رحمان شروع کیا۔ دوسرے شعراء کی طرح زندگی کا مناسبوں اپنے خداں نہیں کہا۔ انہی اردوگرد کی بدل زندگی کی خواہر زیلیں اور دلنشیں سے پیٹے کیا اور انسانی کائنات آموز شاعری کی۔ نظر کی شاعری اس دور کی معاشری، اخلاقی، معاشی اور تربیتی امور کی عکاسی کرنی ہے۔

Date:

ایشور نے ہندو صسلم مخلوط + معاشر کے ریکارڈ بیٹھ دلفری
کے ساتھ پیش کیے۔ نظر کا ت

نظر کا تاریخی اعتبار سے ان کا زمانہ اتنا اور افرانز

لے ہوا۔ اچھا شاہ عربانی اور مرسیقی کا حصہ نہ دلی کو تباہ

کر دیا ہوا۔ ماحول کی تلخی، نظر تو قباعص ستر اور آزاد منش
کے نتائج تھے۔ وہ اپنے دل کے دلخون کو دور کرنے کا لئے ملنگا/ نہیں امکان

+ جلسے جلسے سوں میلوں ہتھواروں اور کھل ہماشوں میں دیکھیا

لیے کے ساتھ سایہ ان میں شریک ہیں یہ تو ہے۔ فررت نہ اپنی

شاعری کا زیر دست ہن طالبا ہوا۔ ان کی شاعری میں عام

معنوں کی خوشنی، دکھ حرد، رسم و رواج، مصالح اور نظریات،

احساس و مزیات صاف نظر آتے ہیں۔ اس کے نظر کو "عوامی"

شاعر کہا جائے۔ ان کی شاعری کا دائرة بین وسیع

ہے۔ سونہلہ وہ تحاکماں کا مطالعہ اور فلتر کا مٹاہرہ

ہے۔ ساری میں سوکرہ ہے۔ وہ انسانی مزاج اور معاشری تصورات

اقرار (Social values) کے گیرے نہیں سمجھے۔

شاعرانہ مفہومیت:

1) امنداز بیان

نظری نہیں ہے صاف اور سادہ تھا۔ عوام کی بوجی ۱۹۴۷

اوپر تھے اتفاقیہ تھے جتنی دوسروں سے نظر، استعمال کیا ہے

اس کی مثال اردو شاعری میں سویں نظر نہیں آتی اس

Date:

لئے نظرِ حوامی شاعر بھی کہلاتے ہیں۔ انہوں نے دو کچھ بھی محسوس ریا،
اس کی بین ساری سے شعرِ روب میں دھال دیا۔

۲) انسان درستی: نظرِ اُنہوں انسان درست شاعر ہے۔ اور ایک وسیع المفہوم
اور امن پسند انسان ہے۔ یہ صدیق اور فرقہ کی تقریبات میں بلا
امتازِ شرکی بیٹھتا۔ بیرونِ مسلمان سب اپنی انیجھا محفلوں میں
خوش آمدور کرتے۔ اس نے اُنہوں شاعری ہنسنے بھی انسان
حسن اور انسان کے دلکش درود، خوشیاں جیسے موضوعات نظر
آئے ہیں۔

۳) مقامی زنگ: نظری شاعری کی نمایاں صفت مقامی زنگ ہے اور
بندوں کی تحریک و معاشرت کی اگری جھاں نظر آتی ہے۔
شادی بیاد کی محفلوں اور رسماں، تعلیم، عادات، تبلیغ بازی،
مرغ بازی، سرروالا اور معاشرت کے دوسرے رسماں و رواج کا
درود وہ اپنی شاعری میں بڑی دلچسپی سے سُرتے ہیں۔

۴) سماجی سور: نظرِ دشمنی میں سیرا سماجی سور نظرِ اُنہوں
وہ مقامی ہوئے ہوئے ہوتی ہوئی اور اُنہیں کو سان ٹرن، ساموں ساموں
اخلاقیات کا درس بھی دینا ہے۔ بھائی عورت کی نایاں کاری،
موت کا برق حق ہونا، دننا، کہ نیش فراز کی ایمنت اور
اسنانی زبردی ہیں ان کے کردار، جیسے موضوعات ان کے سماجی

Date:

سُنور کا شوٹ یعنی سُنور میں -

۱) مُہریں اکٹھا رکھی : نظری شاعری میں مُہریں اکٹھا رکھی یعنی جو جلد نظر آئے۔
انہوں نے زندگی کا مردجہ اور سوچ رکھی تو قابل انداز میں سامنے آئی۔
جھوٹی جھوٹی حمزات کو اسی طرح سُنچ لے کر نہ بودا منتظر آئندھوں کے
سامنے آ جاتا ہے۔ نظر نے شاعر کو عالم یعنی زبان صوتی کے - جھوٹی جھوٹی خواہی
شاعر کیلات تھے۔ جو محسوس کرتا اس کو شعر صوت رفت من دھنل
لیتے ہیں۔ عام بول جائے اور از جھوٹے این شاعری میں استعمال یہ میہ ناڑیا
بیوائے زندگی۔

NOTES

- دنیا کا بیر طرف انسان ہے کاروبار میں ملوث ہوتا ہے۔

. انسان کی اہمیت / علت

. بڑھتے ہے بڑا اور جھوٹے ہے جھوٹا کام کے انسان کا یادوں میں بہوائی
. شادی کا ہے قام کاروبار میں بھی انسان ہے ملوث ہے۔

. کاشتہ : جھوٹ

. اڑ کی شادیوں میں فضل سمجھی جائی گئی ہے نہ بروئی ہے۔

. جھوٹ دوئتا ہے ادمی ہے ہے۔ سرف للطفیں اسفل سافلین

. پتھر اشرفِ اہمیتوں کے سُنگرے سے درجے ہیں جی کی انسان ہے
فائز ہے۔

. نقیب ، بادشاہ کے پسر دار - آوازِ بکانوں

. بادشاہ - سطیں جانے والے - غریب بوں

. شہزاد - دوئی اہمیات والے بالی - دولی

Date:

خواہا : سر بر تو سر دکھ وار جو بستے ہیں -

زندگی بر بلو سے روشناس کرنا یا -

انسان کو مختلف زادیوں دور روپ میں دلما آتا ہے -

حاضرور - خلاصہ غلابت طبلہ دائرہ سازگی - موسیقی اور آلات

ناجائز وار ناجعلو وار اور بیان وہ نہ سے آدھی تھے - جو کی قدر و قیمت

لعل - ruby . انسان بیش قیمتی ہے - قیمتی یہ مفرضہ سے ہے زیادہ قیمت ، بزرگی

دنیا میں کوئی فلاں کام نہ رہے جو کلام کوئی نعم الہیل نہیں ہے -

زمنیں بیرائیٹ و پھر طرح یڑت رہے والے بوج جو خاک ہے مسکونی یا
نشاہزادے وہ بھی انسان ہے - بہر راہہ بیر جل پر پہنچنے میں منفردیات
وہ عام انسان بھی ہے سو - جوں تو اے - بقد کی طرح کالا .

کسی بھی انسان وہ رنگ نہ لے اُخڑی بنیاد بیر انسانیت سے خارج نہیں کیا جائے ۔

- ۵

زرف برق - جلیلہ باشون - باؤں - فرق : بیشانی بے سر سے باؤں صھم
تل روپے میں لدے یونٹیں - غرب : مغرب و شرق : مشرق صشرق و مغرب
مغرب تک دولت بھیلی یوچی ہے - کھداوب ، قیمتی کیڑت . تال شال : یعنی موہن کیڑت .
دولت منہ بوج بتریں گھروں میں مقسم ہیں - امیر غریب لا موازنہ

محشوق : محبوب . آدم دہ بسر بیر لہیں - وہ آدھی میں ہیں جو
یاس کوئی ستر نہیں ہے - امیر غریب کا رہن میں لا موازنہ

سوانح - drama . چانگ : یوروں تو بناد دینے والے چھنپ کی گلے

کسی بھلے ہانگ کر بھٹھ لیں کریا ہے - کسی جھین ربا ہو گئی -

رانگ - رنگ دل انساب بھی ہے اور سخت ایشور دل بھی آدمی کا ہے - easily folded .

Date:

انسان کرنے کا بعد ہی انسان ہے انسان ہے اسکے کام پر ہے - مرحومی افری سوسما
ہے انسان سے کرنا ہے -

شرف ہے نکر کہیں ارزیل ہے نکر بادشاہ ہے وزیر
نھائنا: کیلئتا

اجمع افریمر، صیحہ سے میں انسان ملوٹ ہے -

مُرکزی خیال:

آدمی نامہ، نظریہ وحدت، نظم ہے کہ جس میں شاعر، محقق آدمی مختلف اقسام ہیں۔ نظر کہے ہیں کہ اگر بادشاہ، وزیر، امراء، خر آدمی ہیں تو دوسری لفڑ فریب، مظاہر، بور نادار اور بھکاری ہیں آدمی ہیں۔ جھوٹا برا، غرتدار اور حقر، تاجر اور خریر، سجا اور چھوٹا، غورا اور کلاں، پیر اور میر، اولیاء اور شیطان لفڑ لوگس آدمی ہے جسے مختلف مختلف روپ ہیں۔

سے کہ برائیوں کی بنادر ہے انسانیت کے داشت سے فارج نہیں کیا۔ یونہ آدمی یونہ نالہ سب برابر ہیں اور سے کہ بسو کا زندگ آئک ہے۔ نظر اس نظم میں آدمی کی امہاٹیوں اور مرائیوں کی نشانی کرئے ہوئے انسانیت کی اہل فردوں کو اعاظر کہا ہے۔ اور یہ یہ تباہ ہے کہ آدمی نہ دنما میں آنے پیدا ہے ایک آپ تو مختلف طبقوں، بیشوں، فرقوں اور ذاتوں میں بانٹ رہا ہے لیکن بنیادی طور پر ایک جیسے ہیں اور ان میں اُتر کوئی اہلی ہے تو اپنے تقوی اور نامی کی بنادر پر ہے۔

notes

Date: 30/1/17.

دُنیا دارالحکماۃ ہے (بڑے کی جگہ)

مکانات عمل = عمل کا بڑا جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ ایک بارہ سے انسان لےتا ہے اسے تدینا ہے۔ انسان کو دُنیا میں عمل اعمال کا بڑا مل جاتا ہے۔ دوسروں کا نہ ترکھا کھو دو، اسی میں ترکھا ہے۔ سزا اور فراز نوراً عمل بائی ہے۔

جس طرح یہ بازار ہے اپنے صریح لیتے سن اسی طرح دُنیا بھی ایک ایسا محب و غریب بازار جہاں ہر قسم کا سامان انسان تو صھیق تیسری ہے۔ اب یہ انسان ہر منحصر ہے کہ وہ اپنے لیتے کیا ہے ترکھا۔ اچھے کامن کے احکام اچھا اور بُرائی کا بُرہ بُرائی ہے۔ ایک بُری بُری بُری مختلف رادیوں سے پیٹھی کر رہے ہیں۔

کلکھل : برا زمانہ سڑی جگہ۔ کرچبگ : عمل کا زمانہ / جگہ / درجہ۔ دفعہ زمانہ برا نہیں پوتا ملے یہ انسان کے عمل یہوئے ہیں تو جو اچھے یا بُرے میں تفریق ہے اُکرنا ہے۔ دُنیا عمل کی جگہ ہے جہاں انسان کو اسی میں مختن ایک بارہ سے نہیں کرتا ہے تو دھیر بارہ سے اس کا بُرہ مل جاتا ہے۔ کام تکمیل کرنے کا ضروری ملکا ہے۔ دُنیا کسی کا ادھار ایسی نہیں رکھتی۔

گو - آگر مسئلہ مل - یہوں کی طرح۔ اے انسان اُتریں ہے لئے سو تو یہوں صینیں نہ لے یہ تو دوسروں کو کوئی زمزگی میں کامنا ہے بھا۔ تکلیف نہ دو۔ یہیں کافی ہے غیرہ رسلس میں ایڈ دن تیرنے حاصل ہے۔ دراں براٹی مطہریہ بُرانگام میں بدل ملئی ہے۔ دوسروں کے بعد آگ ملاؤ گے تو مت بھیو کہ تم سمعی ایک سوچی گھاس کا بولا گی مانند ہے۔ اے وقوف اس مان مروخو دن میں رکھو / ذہن نہیں کہ دُنیا میں چوکام (نام کرو) اس کا بُرہ ملے گا۔ مختلف صنایع سے وفاخت برس رہے

Date:

جو جو فرمودے دوسروں کو دلکھا وہ خود ہی دلکھو۔ بیکما : لَهَا يُو / شما رکنا

مَدْرَسَنَ : حکم مخصوصہ / فریب . ہمیسا سلوں دوسروں کے ساتھ یوگا ویسے بی دوسرے

سے کچھ لکھا یوگ ہے جانا ہے - تمام اعمال

حکم کھوئی نقای بیرکما : امتحان کھری : سجا

صھوٹا سما ختم نقلی اصلی سے کا امتحان ہے - دنیا سے کو آزمائی

ہو : جو اور تل - بیر چھوٹی پر اذرہ سڑک نے تمہل اعمال کا بہہ ملے ۔

بیکھاری : آباد کرنا جو دوسروں کے خامزوں کو آباد کرنا ہے اس کے فائزاءں ہیں شاد قہاد یوگا ہے - خود ہی فوٹھاں

دھری : دہ ملاخ ہبہ پر سائیکل کا بینہ گھومنا ہے ۔

جو نرگیزی سائیکل کی دھری ہبہ کا اسے ہر خود کی سی روٹے جائی گی ۔

پیشہ بھری دوسروں کے عیب جوئی کرنا دوسروں کی برائی تلاشی کرنا ۔

جو دوسروں کی ستری مار لگا اس کی بھی ٹھنک کتی تارے گئی ۔

جتنے لوگوں کی فوپیوں کو سڑائیں ان کی بس خوبیوں کو سڑائیں ۔ دنیا اس کو یہ نہ کر کریں ۔

- مہمانداری اور خاہم تو فتح گھر سے تھوڑا سکھ آپیوں کیں دے میں یہی تو فرض

کیا ۔

کل کھلانا - فوٹھاں جینا من کھنا ، من کر دینا / بولنا کا حق نہ دینا ۔

بیکھے جگہ : چوتھے لگانا ۔ دوسروں کو دکھ دینا ۔

دیوں کیٹ : دھوکہ جینا

P921 - معاشری / انسانی اصلاح کر جگ : رحلیو دم جان آن سمجھ کسی بھی

سمیں نرگیزی ختم یوتھی ۔ موفقاں ، شرمند

جو رحمانی صفت کے بوجیں ان کو رحمان بوگی ملائیں ۔ اچھے کو اچھے اور بے کو بے

Date:

زیر: طنز و طعنِ ترویجی مائے۔ نیکوں کا انعام مٹا کے۔ موزع: خطرناک
باور: یقین۔ کھانا بینا، ہمارے اور سماحت میں فرق۔ کھانے میں اعتدال / خوارن
تصویر: یقوناً یخوناً کر قدم رکھو۔ گزاران: گزر بسر
حکم: حکم دنیا غفلت کی مدد نہیں۔ حبیوش و حواس میں سمجھو یہ ساقہ رنا
طہزاد: فوٹھے۔

• دنیا میں عاجزی، انساری اور خاسی، ساقہ رنا پوچھا۔
• ملکیت زندگی گزارنا وہ یہ ہے کہ اپنے خوف زندگی سکھراست ہے۔
مکافات ابتداء

مکری خیال:

• نظری صنیلوں کی بس کا مکری خیال ایک آنکوت "جیسی
زندگی ہے جس کی" یہ میں ہو۔ شاعر کی کہتا ہے دنیا دارالحلہ ہے جہاں
مکافات عمل کا سلسلہ حاصل ہے۔ اور انسان تو اس کے عمل کا فوراً
مل جاتا ہے۔ ایک عمل کا نتیجہ اچھا اور برائی کا انعام بڑا ہوتا ہے۔ اگر انسان
دوسروں کو سچا نامہ پختا تو سچے بینجا کا تو فوراً جی کا نامہ میں رہتا ہے۔
اور نفعان دنے والا سب سے نفعان ہیں رہتا ہے۔ جو دوسروں کا لئے گھر
کھو دتا ہے وہ خود جس اس میں گھر جاتا ہے۔ اپنی باغوں کو نظر نہ مخالف پیرا کر
میں بیان کرے ۔

Date: 6/2/17.

رہنمای مذکوری خیال

علم روئیان نظری و مشیور نظم ہے جس میں شامنے روئیوں کی ایمن و ضروریات کو انسا موقنون بنایا ہے۔ نظر کیتے ہیں کہ انسان کی نبادی ضرورت روئیان سے۔ جب انسان کا پیٹ ہمرا بیو تائیہ تو اسے دوستی کر دشمنی کے اخلاقی مزدی اور معاشرتی لمحتوں افرا رکھیا جائے۔ جو شخص بھوتا ہے اس سے اچھے اخلاق و عادات کا توقع رکھنا اسے ہی ہے جیسے کسی انہی نے دنیا کے حس کے بارے میں سوال کرنا ہے۔ نظر کیتے ہیں کہ ہم اور غربت انسان سے انسانیت حصین یتی ہے اور جب پیٹ ہمرا بیو نہ اُس وقت دنیا کے حس، اچھے اخلاقی تحریک تحریک، صدقے صدقے، بیتم خانے اور ملکی ادارے سزاوائے کا خیال آتا ہے۔ مشیور صوفی بزرگ بابا فریض شکر روی کو اسلام کا ہمتا رکن قرار دیا ہے۔

م مخدوم مغلی حس تلافت کو متادیتی سے
بھوں اخلاق کے سانچے میں نہیں دھل سکتے

Date: 13/2/17

میالنسی کا بیل

کرشن چندر:

ان کا تعلق پنجاب لاہور سے تھا، اس لئے ان کا ابتدائی انسافون میں رومانتیک ماڈل فنڈر کا لفڑا ہے۔ یہیں رفتہ رفتہ ان کی تحریروں میں یہ اشتراکیت کا زنگ نظر آتا ہے۔ آنکھا۔ مرنی چندر برھیفر کی تقسیم سے متاثر تھے اور انسیون نے یہ وصلہ فضادات اور صدیقین پھٹکات دی یہیں خالقت کی ہے۔ بڑی پسند تحریک کا طبقہ حامی ہیونی کی وجہ سے ان کے افسافوں میں صفت کاروں اور سرمایہداروں لورنیز ہے جو زمیندار، خلاف نیروں کی احتشام نظر آتا ہے۔ جس کی مثال ان کا سیپور شامل نصاب افغانہ میالنسی کا بیل ہے۔

مرنی چندر:

میالنسی کا بیل کرشن چندر، بہترین افسافوں میں شمار کا حاصل ہے۔ افساد کا مرنی چندر خالی اشتراکی ماڈل نظر، طبیعاتی ختنہ تعریق کی ہے۔ صفت کاروں کا خود فرضیہ رویہ اور مقادیرستی ہے۔ دنیا کی داشت اور رائش جانب سے وادی افراد اور ان کے حالات کے دریجے داشت جماعت (جنتیگ) اور رائش جماعت (جنتھ) کا انکلپ ہے۔ خوبصورت علامتی امداد میں پیش کیا ہے۔ اس کا ملاؤہ ایک اور ایک بات ہے کہ آزادی کا بھرپور بھی مزدوروں اور محنت لش طبقے کے افراد میں کوئی تسلی نہیں آتی۔ مکمل انہیں مسلسل رائی مات کی تلقین کر دی جائے گی اس نسل کو آرام نہیں مل سکتا کیونکہ انہیں آزادی کی قیمت ادا کرنا ہے اور مہنگی قیمت یہ دستان

Date:

کی غربِ عوام سے بیتر ہوں سریلنا ہے؟

قصہ:

یہ افسانہ، پرنس پندرہ کا دہ نشانگار انسان ہے، اس کا ذریعہ اُس دو دو کے سیاسی، سماجی اور معاشی صورت حال کے ساتھ ساتھ آمریانہ نظام اور اپنی برائی سے پہنچتا ہے۔ پہنچنے والے دوست صبر طبیقے کے منفی اثرات کا اچھی طرح انہاڑہ ہوتا ہے۔ پرنس پندرہ نے ایک اشتراکی نظریہ سے ہمیشہ ظلم، خلف، بیش آفاز آٹھائی۔ افسانہ حمال اللہی بھی اسی ملکہ کی ایک برائی ہے۔

مانند ہے اس افسانہ میں جو درجنہ بوسیرہ سارہ ہبیرہ کی تفعیل بیان کی ہے جو ایسے مت میدے بھورے رنگوں سے ختم رانوں کی نووہ طلب کرتی ہے۔ یہ یوں سارے ہیں سرپرست ہیں جو کوئی بھی بیوی کی نیا کی بیوی ملے سندھستان کی 90٪ فیصد عوام ہے جو آزادی کا بعد ہے۔ ظلم کی حلی میں پرنس رہی ہے۔ مانند ہے ان کو سارے حصوں منہ میں والہ غوریوں کے گورنمنٹوں کے ہالات میں مسائل اور فریباں کشمکش میں نفسانی رویہ فرض نہ کر لے زندگی کے پر۔ پہلو کو بیت ماریں اور فوب قدری تھے سارے قلندری اور از مریم پیش نہیں۔ معاشرے کا نیلا طبقہ انی خواستات تو دوری میں اور قریبی میں نہیں۔ جس کا نیلا طبقہ سارے قلندری کے بیچ استوزن ہے اس کی حیاتیں کیونکہ اسکو اپنی فیض نہیں ہے۔ جیونا ہائی، آنکھوں کی روشنی و اپنے نہیں آسلی تھیں کیونکہ علاج کی سیز نہیں ہے۔ بیوں صینیوں سے سینکڑی سارے ہیں بیل تک کیونکہ مستقر سارے ہیں میں نہیں ہے۔

Date: _____

اسی مزدوروں کو ورسی ڈو دشی مائیں ہیں اور سان یہ اور
جن کی کجھ میں مسئلہ کا صغار بروان چڑھتے ہیں تو انہی اولاد
کو حضورت ہجرتی نہ اور رکاری کے سوا یہ تو نہ دے بلکہ کیونکہ
وہ نہ عورتیں غرتت کے آفلس کا شکار ہیں اور انفلس یہ تمام
برائیوں کی چرچہ ہے۔

مخفف افسانہ کے اقسام میں انسانیت کے خلیل کو اس ایسا زندگی
بنتے سا نہ قاری کے لئے سمجھ فکریہ ہے گا۔ مل عالیکن کے عین روی
مزدوروں کا اسکیاں کے آفلس کی شدت انسان کو یہ سونپنے میں
محور کر دیں ہے کہ وہ کھاکرے اور اس کا سامنہ ہے۔ بل کہ داییں
جانب دولت میں طبقہ کے ہے ہو آسائیات ہے سطف انہیں بطف
انہریں بوری ہیں اور مائیں جان بان انسانیت بمال بوری ہے۔

Date: 15/2/17

علامہ اقبال

۔ 1811ء میں سالتوں میں بیبا یوٹ۔ ابتدائی اور طالع تعلیم سائیوٹ میں حاصل ہے، بعد تدریختی کالج لایور سے سے بیا اے اور پھر ایم ایس کی درسی حاصل ہی۔ اقبال کو ان کی قومی خدمت سر بر سر کا خطاب بھی ملا۔ ان کا اسائزہ میں موبوی میر حسن اور سروفیر آر نڈر ایم مقام رکھتے ہیں۔ حتیونہ اقتدار کی تخفیت سازی میں ایم نردار ادا کیا۔

اقبال گلگلام اردو اور فارسی دو لفظ زبانوں میں موجود ہے۔ وہ نہ صرف شاعر حقِ اللہ سے عاشق رسول اور در صدر انسان ہی تھے۔ اپنی شاعری، ذریعہ بینہ وسانہ موصانوں کو مخواہ عقلت سے بیمار کیا۔ اور ان میں جوش، جزء اور الگ پسرا کیا۔ تاریخ وہ ایک ترقی یافتہ معلم قوم بن کر دنا، نقشے بر اختریں۔ اقبال کی شاعری قومی اور آفاقی ہے۔ ان کی وفات 31 مئی 1938ء میں لاپور میں ہوئی۔

ان کی شعری مجموعہ درج ذیل ہے۔

بائل درا، ضربِ حلم، بائل، حبر ایشل، ارمغانِ جمال

اقبال کی شاعری:

ابن شاعری کے آغاز اقبال نے اس زمانہ کے عام خلائق اور فرقہ کو سنبھالا اور شروع میں مشئ و عیسی کے روائی موصوعات کو اختیار رکھ کر بعد رفتہ رفتہ اپنیوں نے اپنا اثر از سرلا کے پھر وہ وقت جلد بھی ایسا جب ساقبل نے جذباتی شاعری کو میھوڑا

Date:

کر خلسفانہ اور زندگی کے حلقہ سے بھرپور انہاز کو دنیا بنا اور اس لفڑ فوٹ کے
اصلاح کا بیڑا اپنے سر لئے۔

شاعری خصوصیات کلام: شاعری انوی

شاعرانہ مقتوری: اقبال کی خلوفت میں شاعرانہ مقتوری تو ایک خاص مقام
حاصل ہے۔ انسون، قدرت، حسین، صد منافر اور انسانی احساسات
و جذبات کو الفاظ کے دلکش ساختے ہیں اس طرح ڈھالا ہے کہ فاری
کی نظر میں اس اور ایک صیغہ مقصودی اور خوبی ہے۔
مع "یانی کو ہیو رو پتو چھل چھل مرنے کی طلکی ہنسی
جیسے حسین کوئی آئندہ دلپھتا ہو۔"

metaphor.

۲) دلکش شبیہات: ابتدا اقبال کی شاعری میں دلکش شبیہات و استعارات کے
اسعمال جگہ جگہ نظر آتا ہے جس سے اُن کی شاعری کی تاثیر میں اضافہ ہوتا ہے۔

م

۳) اثر اُفرینی: اقبال نے انسان کے دل درد کو محبوس کر کر درد خلψ
کے ساتھ اپنی شاعری میں اُس کا الہام رکھا ہے۔ شاعری میں شاعر
بیٹھ جذبوں کی سعادت کے ساتھ پیسا پیسا ہوتا ہے۔ اقبال نے برقیغ
کے مسلمانوں کے زوال اور مارنے کے اسماں کو دنیا مونوع بنایا۔ اور
اس کے ساتھ ساتھ ان دلخواہ اور بیڑتائیوں سے نیا حامل

Date: _____

مرن کا حل یعنی ناما۔ یہ وہ ہے اُن کا کل مکالمہ مدرسہ بزرگ ہے جس
میں مثال آن کی علم شکوہ اور حواس شکوہ ہے۔
عکسی صورت سے وفا تو نویں ترین سی
یہ جان پڑی کیا لوح و قلم ترین سی

۲) لفظی خودی :

اقسامِ انتہائی صور خودی، ایڈنٹیٹ اور غافی کی ہیئت
سے خودی کا دو لفظ، کا جو سچ نہیں ہے وہی ان کی شایری
کی طرح ہے۔ ان کلام کا ایم ترین موسوع خودی کے
قصۂ نہیں۔ اقسام کا کہاں کہ لینی ذات سے ایسی کامیابی کا انسان
کا علم ہے اور خدا کی معرفت حاصل ہوئی ہے۔ حتیٰ تک انسان اپنے
اس فرد شناسی کا جزء ہے اسی نسبت رکتا اور اُنہیں اس سر غدر و کفر
نہیں رکتا اس وقت تک فراز کو ہبود کو پیغ طرح سخونیں سناتا۔ خودی
درست، اطاعت اپنی خاطر نفس اور عین رسول کا نام ہے۔ اور
یہ انسان بہ مردِ موصمن نہیں ہے۔ اس سے اقسام اپنی شایری
میں خودی کا تصور میں مرن انسان کو دکوٹ فلرو عمل دی کہ سچ
این ذات کو سمجھو تھی خدا کا وجود سمجھو اُنہوں گا۔ اور یہ اس کے بعد
وہ مقام اُنہاں کے حب پر اللہ انسانوں کو صرفی مطابق تعریر کا ویصلہ
ہے جو خودی کو لانے کر انسان کے برخواہ تعریر ہے جسے
ذرا بھی ہے خود پر بھی بنائی رکھا ہے۔

Date:

۵) مردِ موصن : مردِ موصن کا لفظ اصل کی تابعی دستادی ہفت ہے۔
ماضی کے اعلیٰ حصتِ صفاتیں اور فوہیات موجودہ درجہ صفاتیں میں
دلکھنا ہائے گا۔ جس کا شے اطاعتِ الہی اور فتویٰ نفس یہ سراخزی تاکہ
کریمؑ کے تحریک نہ انسان بورے بھر رہے اللہ نہ تباہ ہوئے احکامات
کریں گے اور انیں ملا فیتوں کو دوسرے مقامات پر استعمال نہیں
کرنا اس وقت تک مردِ موصن نہیں سمجھتا۔ یعنی تاکہ مردِ موصن کا ہر عمل
اللہ کی فوشنزی حاصل کرنے کے بغایہ ہے۔
عمر مرتضیٰ احمدی موصن تسلیم ہے
کھنقا، وہ مرد آر، صاحب اللہ کی تربیان تعمیر

Date: 20/2/17

آرزو

اقبال

صریحی خیال: نہم یہ آرزو، اقبال کے شعری مجموعے یا نک درا سے ماخوذ ہے۔ اقبال
 اس نہم نے ایک ایسی آرزو کا انہیا، کیا ہے نہ جہاں دینا کی تمام سرگزائی
 اور مصروفیات ہے دامن چھٹا کر کسی گوشہ تسبیحی میں اللہ کی قدرت
 اور منافر فطرت پر غور شرنے سے انسان اللہ کی صرفت حاصل رہے۔
 - ایسی تسبیحی نہ جہاں دینا کا فال سائے اور نہ سی کوئی حکایت
 دخل انداز یو۔ بلہ براہ راست اللہ سے تعلق قائم ہوئے۔ اقبال نے
 اس نہم میں فریضی میں کو بعد دلکش انداز میں بیان کیا ہے اور
 ایک حساس اور طبع دردمنہ دل جوچے جو ریخوارے شاعر کی حیثیت سے
 برقرار ہے صلحانوں کو غلامی کا اساس دلا کر ان وہ دلوں میں اڑا کر
 کہ شریح حاصل فطرت حاصل ہونے کی تربیت ہی سزا ہے۔ اقبال نے نہم
 افتتاح میں دیا ہے کہ شاید ان تھے روناً اور نہیں ان
 قوم کا سوتا جانا اور ان کی تقریر بھی بھل دے اور ان کی
 آرزو کی قبول ہو جاؤ۔

لی ایسی آرزو صریحی ہے
صرناور خلائق بیت یام کرہ۔

خلاصہ:

اقبال ایک حساس اور دردمنہ انسان ہے۔ ایک عظیم مفکر اور میں
 فطرت سے عشق کرنے والے شاعر ہے۔ اینوں نے ایک شاعری کا ذریحہ
 صلحانوں کو دن کا نظم ماضی کی یاد دلاتے ہے تو ان کی موجود صورت
 کا احساس دلایا ہے اور سائیکل سائیکل اینسیں یہت اور حوصلہ اور

Date:

جذب چو علماً - اسلام کشاڑی کا اعلیٰ مدرس غفاریہ کوتیر میں سونے صلطانی کو
بے ارزش رکھنا چاہئے

Date:

اس نم میں اقبال اپنے اک درجہ آرزو کا ذکر کر رہا ہے
اب کی حالت ہے کہ دنیا کو سماں سے سکھاون سے دور اک ایسے گوشہ
تھا کہ منہ زبردی کا دن سر تریں جہاں نہ تو کوئی ٹفتلوں کرنے والا
بتو اور نہ بھی کوئی تھاں میں دخل انداز ہو۔ دور بھاروں کا
دامن میں میری اک مھوٹی سی چھوٹی سی طرف
خاموشی چھائی ہوئی نہ بیسوں کا شور اور نہ سی آنادیں کا
سیکھا ہے تو۔ پہنچوں کے بڑنون کی بھیمات اور آشنازون کے گھرنا
بائی میرے لئے + موسقی کا سماں پیش کرتے۔ اور میں دنیا کے فروخت
سے مناز یوکر تھا کہ میں زبردی گزاروں۔ مرا بستر بڑی ہماری ٹھاں
اور میرا یکہ میرا اپنے بازو یوں۔ اور بڑھتے چھوٹے نعموں
میرنے میرے دوست ہیں۔ اور بیل بھوٹ سے اس قدر بتلف ہو
کہ وہ بلا ہفہ و فطر مجرم ہے بائیں کرے۔ میری بھوٹی کی چھوٹی سی
قررت کے حین نظاروں سے گزری ہوئی تو جہاں نہیں کہ
شفاف کے ماء کے دونوں طرف بڑھ بودھ آگے ہوئے ہوں۔
حین چھوٹوں سے ہے سونہ درخت کی شاخیں ہیں نہیں میں آجایا
فکس دیکھنے کو ایسا محسوس ہو جائے کوئی پہنچ تکلا عسی ان
مشکل شکل آئیں میں دیکھی۔ سورج نے طلوع اور غروب کا منظر کی
حدسہ دلکش ہو۔ دوسرے سورج کی سرفی شام، وقت تو اک دین
دیکھنے ملکر بھولوں کو اک سرخ ساں ہٹائے۔ اور جن ہمارے
کے دامن رات کا انرہیا جھا جائے تو رات میں ہٹکے مسافروں کے
لئے میری چھوٹی سی ہلے والا یہودا سا چڑغ امیری کی کرن

Date: _____

بن حاء۔ تاریخ آسمان پر علی چل کر انہی میری بھوپلیزی کا راستہ
دکھا دے۔ تھبیلہ خا

آجیاں تھیاٹی اور خاموئی کو سمجھتے فربانی کا سیرین دریں
سمجھیئے تھے۔ اس پیش ان کا نہ تھا نہ صبح سورج کوئی کوئی میرے لئے مودن
کا کام انجام دے۔ اور میں انی بھوپلیزی کا سوراخ سے ہیں لیں
وقت کا اندازہ کروں۔ جس وقت نہیں نہیں تو کام دھلانے کے لئے آئے
اس وقت میں انی آنسوؤں سے وہنوں کروں اور میری فرباد میری دعا
بن حاء۔ اسی خاموئی میں ایک رب کو اتنی طنز آواز ہے کہاروں
کے ستاروں کی قافلہ میری آواز ہے کنجھ کریا۔ اور میری سارے معاون
میں اس قدر تاثیر ہے کہ بھردمہن دل اس سر تریب ایک اور سائیک
میٹھائیہ گردے وزاری میری سوئی سوئی حُم کو درعا بارہ خواب
خفیت ہے بسیار کردا۔

Date: "روح ارفی"

مرکزی خیال:

نظم روح ارفی اقبال کے شعری تہجید نامہ "بیرائل" میں مانند ہے۔ اس نظم میں اقبال نے انسانیت کی فلسفت کو صوفیہ بنایا ہے۔ جب حضرت آدم تو اللہ نے آنہا خلیفہ نہ کر دینا میں بھیجا تو وہ حنت سے حرائی کے نعم میں ادایا تھا۔ اقبال نے زمین کی زیارتی ان کے لئے کا استغفار ترہ پڑھ کر کاکہ اپنے آدم حنت سے بچھرنا کا نعم تو بھول کر اس کائنات کی وسعت پر تکردار ہوا۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ہی تخلیق کیا۔ کیونکہ حق کو ہمارا مراث ہے یہی صدر جس مقصر کے لئے تم تو زینا پر بھیجا گیا ہے وہ بیت عظیم ہے۔ اقبال اپنے سیں لہ انسان پر اللہ کی سستی سے یسخر کر مخلوق ہے جس کو اس نے گما کائنات میں اشرف انسانیوں کا بنایا۔ لیکن انسان اپنے اپنے عمل اور صفات سے یسخر کر رکھتا ہے۔ جو حقیقت اقبال کا مقصر مسلمانوں کو اُن کی عظمت، رفتہ کی طرف صورج کر رکھتا ہے۔

حوالہ:

اس نظم میں اقبال نے دنیا سر کے مسلمانوں خصوصاً بر قدر مسلمانوں کو اُس عظم مقصر سے اُخْلاَه کر کر ہونے ان کے اعلیٰ مقام کی نشانہ کر رکھا ہے۔ اور اپنی اس بات پر اضافہ کیا ہے کہ وہ اپنے مقصر تخلیق کو سمسمیت ہونے میں جزوی طور پر اور عمل پریم محروم قائم رہیں۔

Date:

تشریع بہرہ: علم کے پیش نہ میں اقبال نصیری زبانی آدم^۲ کا استغلال کرنے والے
بین کے آدم نصیر کی بیان اور آسمان کی ملنگیاں فوتووار
مقام اور سُقْنَہِ سیواشیں صرف سے ملکوع سون و الاصبع
اور آسمان پر جھا جان والا نادل، صحراء اور سحرگی و سعسی
بیانی ملنگیاں فوتووار کائنات کی بڑی شے عمار، استعمال کے لئے
خالق کائنات کے خلائق ہی۔ اس دنیا میں آنے والے بعد ملک اپنے فائدے
کا حلود، نصف عام پیش ملک کائنات کے ذرہ ذرہ میں پوشیدہ محمد
دلخوی۔ حالانکہ دنست صحراء سیان آنا اور اپنے رُس سے خداوند
برآ دکھے ہیں تھے اب اس دنیا میں آنے والے بعد دلخوی اور
پریشانیوں تو حملتنا یونگا اور خوف اور افسوس درصان جیسا
یونگا۔ کبھی کامیابی اور کچھ ناکامی کا سامنا کرنا یونگا۔ بیان انسان کو اپنا
مقام خود تلاش کرنا یونگا اور سرو و عمل سے کام لیتے یونگے اپنے زندگی
کے مقصود کو اور صریب کو تعین کرنا یونگا۔

بہرہ، نظم کے دوسرے نہ میں اقبال کے پیش نہ میں آدم^۲ کو نسلی دید
یونگا کہ انسان تو اس قدر خلیم ہے کہ نادلِ خلائے، آسمان،
بیار، دریا، صحراء اور سیواشیں میں ایک استعمال کا ہے نایا گھنیس گئی
میں تاکہ انسان اپنی ادھ فابو میں مرے انسانی کی بدلائی
کے استعمال کرے۔ زمینہ برآن سے ملک عالم فرشتوں سے
کو اللہ کی امدادت کرے سونے دلخواہ لئن اب دنیا میں آنے والے بعد
میں اپنے آپ کو بینجا تباہیوں کا اور اپنے فرائض کو اپنایا دنیا یونگا

Date:

کیونکہ کائنات کا ذرہ ذرہ عماری بیان کا مستقر ہے۔ تاکہ وہ
ایسے رہ کی اماعت کر سکیں۔

۲: نظم اس میں اقبال ائمہ یہ سوچ کر اللہ نے انسانوں کو اپنی قابلیت اور علم
سے بخواہ اور ایسی دریں انگلیز صلاحیتی عطا کی سوچ کی وجہ اور یہی
محی انسان کارناموں کے ساتھ مانند ہے۔ انسان اپنے سلسلے اور پیڑتے انسان
جنما کو نہ صرف جنت ناپالائی بلکہ آفرینش کا وقار ایسی
ویسے سوچ ہے تو انکے نیز جنما آباد کرنے کا پیڑ زاندا ہے۔
انسان انعم میں می خیختا ہے جوں جنت پر یقین کرنے کے حوالہ عمل
اور اماعت اور عبادت سے جنت حاصل کرنے پر یقین رکھتا ہے۔ لیکن
انسان کی جنت خود اس کو کوشاش اور مصلحت حروجیر میں بوشیرہ
ہے۔

جس جنتیں بیان ہے ترے فون جگر میں

۳: نظم اس آخری میں اقبال انسان کی عطیت اور برداشت اس
لکھ بیان کرتے ہیں کہ انسان کو اللہ نے بیار و محبت کا پیڑ زاندا
کائنات کے عام برآزوں کو سمجھنے اور اُن سے بزدہ اہوان کی صلافت
عطاؤ فرمائی۔ سمندر کی تہی سے ہے بخیر بیاروں کی چوسوں کو سر کرنا
خلائق میں سفر کرنا بیان بلکہ بیاروں تک رسائی بھی انسان کا ہے
ممکن نہیں۔ اولاد آدم کو اللہ نے عام علم مر عطا کی جنستی
خوب ریزی اور محبت کا جذبے ہے بخواہ۔ لیکن جب تک انسان ایسا ہے

Date:

میں خودی کے حذف کو سارے نہیں کرتا اور خود کو اللہ کی صرفی کے مقابلے دھماکہ کر انسان کی ملاحظت کرنے کے لئے دتف نہیں / سما اس وقت تک دسرد صوصی کیلئے کے لائق نہیں۔ بخوبی اس کے بعد نہیں وہ مقام آتا ہے جس انسان کے لئے فتنے اس کی صرفی کے مقابلے کرتا ہے اور دنیا میں اسے مدد اور دستی دے دیتا ہے۔

عَزَّ ذُو الْكُوَافِرُ كَمَا كُوَافِرُهُ عَزَّ ذُو الْكُوَافِرِ
نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكُمْ الْكِتَابَ لَا تَأْبِي
الْجَنَاحَ لِمَنْ يَرَى فِي الصُّورِ

لطف اقبال Date: زندگی

پس منظر:

اقبال کی مشیر اور معلم نہیں مسے الٰہ خضرراہ ہے جس میں
شاعر نے برقیگار مطائفوں کو مدارک پڑائے صاف رہا اور اپنے
کہا۔ اس نظر میں اقبال نے خضرراہ سے باتیجے سوالات کے۔
جو نہ خضرراہ کو اللہ رک نہیں میں اپنے نے دنیا
بے شمار انقلابات، قومیں کے عروج اور زوال، مادشاںوں کی حکمرانی
اور ان کی تباہی، اساب ان عالم ہیزون کا تکریبہ اور صفات
میں کہا ہے۔ تمہارا اقبال نے ان کے فرمائیں سے فائزہ ایجاد کیا
انہیں ہے شراؤں، چوبیاں تو اس نظر نظم کے ذریعے پوچھوئے
ہیں تباہی ہے۔

حضرت خضرراہ سے اقبال نے ۵ سوالات کیے۔ ہلا خضرراہ نامہ میں
دوسری زندگی کی حقیقت، تیسرا سلطنت سلطنت، ہوتیا سرمایہ و
محبت اور یاکوون حملہ دنیاۓ اسلام۔ اس طویل نظر نظم کا
اول حصہ سماںت روایات میں زندگی کے نام میں شامل ہے۔

ہلی چنڈی نظم میں جب بندوستان نے اندر ہیزون کی بھرپور
حدیقی۔ ہنگل میں فاتحہ بر برقیگاری عوام کو یہ امیر تھی کہ ان کو
ان کی وناذاری کا کوچھ حلہ ملے گا مگر نتیجہ اس کا ہر برعکس ہوا۔
بندوستان عوام کو مارٹل لادر اور جالانگوالہ بانی کے جیسے فاعقات
کا سامنا کرنا پڑا۔ اس صورتیں کا شہر رہنگل سو
جو اقبال کی شاعری میں خضرراہ کی صورت میں سماںت آتا۔
یہ نظم ۱۹۴۱ء میں شائعہ ہوئی اور اس کی اشاعت نے

Date:

مُرْضِرَیِ عوام کو بعد صنایع سا۔ لاپور میں بزاروں کے علم صنعت نظر
بڑھ گئی۔ اور اقبال کے ساتھ ساتھ عامہ تجید میں اشک بار بیوہا۔

صریحی خیال:

زندگی اقبال کی طبقہ علم خفر راہ کا اہل حق ہے۔ اقبال کیتے
میں ہب انہوں نے خفر سے زندگی کی حقیقت کو دریافت کیا تو
خفر نے حواس دیا کہ زندگی حیات اور صوت کی تقدیر تھے
الاتر ہے۔ ملکہ ایک اسی داخلی حقیقت ہے جو فنا خسوس ہے
واہی فرز ہے۔ اگر انسان یہی زندہ رہتا رہتا سو تو حیات بادوار
کر رہتا ہے۔ اس سے خلیو دلاعہ داخلی زندگی کے قصول کا آرزو صبر
انسان اتنے اعیز لازم کر لیتا ہے کہ خود نہ انسانی احر فور الہی کے
ساتھ ساتھ اسی صلاحیت کو انسانیت کے ساتھ استھان کرنا
اپنی زندگی کا راز ہے۔ اس لئے مسلمان بخوبیوں نمیں برا لازم
ہے کہ خواب غفلت سے بیمار ہو کر عمل بروجید میں معروف
بیو جاوہ تارہ حیات بادوار کر سکو۔

Date:

نلم ۲ دوسری حصہ میں اقبال ساری زندگی حاصل کرنے

A-levels

